﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۸/نومبر ۲۰۰۲ء | ۳/رمضان ۱۴۲۳ ہجری قمری ۸/نبوت ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۴۵

افطاری کا ثواب

حضرت زید بن خالدؓ الجہنی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے اس روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائما)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔
ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہر داری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔
لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔

”مولوی عبداللطیف کی شہادت اور استقامت کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوا کہ ۲۳، ۲۴ برس سے ایک پیشگوئی براہین میں موجود تھی جو پوری ہو گئی۔ اور یہ جماعت کے ایمان کو ترقی دینے کا موجب ہو گی۔ اس کے سوا اب یہ خون اٹھنے لگا ہے اور اس کا اثر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے جو ایک جماعت پیدا کر دے گا۔ یہ خون کبھی خالی نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مصالح اور حکمتوں کو خوب جانتا ہے لیکن جہاں تک پیشگوئی کے الفاظ پر غور کرتا ہوں۔ اس میں ﴿عَسٰٓی اَنۡ تَکۡرَهُوۡا شَیۡئًا وَّهُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ﴾ ایک ہی بڑی تسلّی اور اطمینان کی بات ہے کہ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اس خون کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہونے والے ہیں۔ مَیں جانتا ہوں اور اس پر افسوس بھی کرتا ہوں کہ جس قسم کا نمونہ صدق و وفا کا عبداللطیف نے دکھلایا ہے اس قسم کے ایمان کے لئے میرا کانشنس فتویٰ نہیں دیتا کہ ایسے لوگ میری جماعت میں بہت ہیں۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اسی قسم کا اخلاص اور صدق عطا کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو عزیز نہ سمجھیں۔

مَیں ابھی جماعت میں بزدلی کو دیکھتا ہوں اور جب تک یہ بزدلی دور نہ ہو اور عبداللطیف کا سا ایمان پیدا نہ ہو یقیناً یاد رکھو کہ وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ﴿یُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ﴾(البقرہ:۱۰) میں داخل ہے۔ مومنوں میں وہ اس وقت داخل ہوں گے جب وہ اپنی نسبت یہ یقین کر لیں گے کہ ہم مُردے ہیں۔ صحابہ کرام رِضۡوَانُ اللّٰهِ عَلَیۡهِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ جب دشمنوں کے مقابلہ پر جاتے تھے تو ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا گھوڑوں پر مُردے سوار ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ اب ہم کو موت ہی اس میدان سے الگ کرے گی۔

اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا۔ وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس پر ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ دُعائیں بھی قبول ہوتی ہیں، مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہر داری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔ عام مسلمان نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے بلکہ اس کی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور عُلوّ دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمتگار ہوں اور ان میں سے ایک خدمتگار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار رہے۔ اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آ جاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہو جانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہو گی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے، نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دیکھا گیا ہے کہ ایسے ایسے لوگ بھی مجاہدات کرتے تھے جو چھت سے رسہ باندھ کر آپ کو ساری رات جاگنے کے لئے لٹکا رکھتے تھے لیکن کیا وہ ان مجاہدات سے آنحضرت ﷺ سے زیادہ ہو گئے تھے؟ ہرگز نہیں“۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۵۹ تا ۲۶۱)

نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اُس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔
جس طرح انسان چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے تعلق میں خطبات کے سلسلہ کی آخری قسط)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

(لندن ۲۵/اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ التغابن کی آیت نمبر ۹ کی تلاوت و ترجمہ پیش فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آج کا خطبہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے ذکر پر مشتمل ہے اور اس مضمون کی آخری قسط ہے اس کے بعد انشاء اللہ

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و تندرستی کے لئے دردمندانہ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں

(لندن۔ ۲ر نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق سرکلرز اور ایم ٹی اے پر اعلانات کے ذریعہ احباب جماعت کو تازہ اطلاعات پہنچائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا بھر میں احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی کے لئے صدقات، نوافل اور خصوصی دعاؤں میں مصروف ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے جسم کے بعض حصوں میں خون پہنچانے والی جس نالی میں روک تھی اسے کھولنے کے لئے ۳۰ر اکتوبر کو آپریشن ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ آپریشن کے آخری مراحل میں جبکہ ابھی حضور آپریشن تھیٹر میں ہی تھے، قے آجانے کی وجہ سے اور اس کے نتیجہ میں پھیپھڑوں میں کچھ مواد چلے جانے کے باعث سانس لینے میں کچھ دقت ہوئی جس کی وجہ سے حضور کو سانس دلانے کی مشین کے ذریعہ مدد دی گئی اور یکم نومبر کو پھیپھڑوں کی حالت بہتر ہونے پر سانس میں سہولت کی غرض سے لگائی گئی یہ مشین اتار دی گئی۔ اس وقت بلڈ پریشر، شوگر اور دل کی حالت معمول کے مطابق اور تسلی بخش ہے۔ نیز آپریشن کا زخم بھی اطمینان بخش طریق سے مندمل ہو رہا ہے۔ گو آپریشن کے بعد حضور ایدہ اللہ کمزوری محسوس فرماتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل رُو بصحت ہیں۔ الحمد للہ۔

یہ رمضان کے مبارک ایام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خاص ہوائیں چل رہی ہیں اور ان بابرکت ایام کو قبولیت دعا سے خاص تعلق ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے محبوب آقا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعاؤں اور صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مولا کریم حضور انور ایدہ اللہ کو اپنی غیر معمولی تائیدات سے معمور صحت و عافیت والی فعّال لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ کی تمام مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ! اَذْھِبِ الْبَاْسَ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ. لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ . شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا.

آداب تلاوتِ قرآن کریم

ایک شخص نے سوال کیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"قرآن شریف تدبر و تفکر سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے "رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُهُ الْقُرْآنُ"۔ یعنی بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔ اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے"۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۹۹۔۲۰۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے تم بھی اسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو۔ (ملفوظات جلد ۵۔ ایڈیشن اول صفحہ ۲۰۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اب ہر ایک شخص کا جو قرآن شریف پڑھتا ہے یا سنتا ہے یہ فرض ہے کہ وہ اس رکوع کے آگے نہ چلے جب تک اپنے دل میں یہ فیصلہ نہ کرلے کہ مجھ میں یہ صفات، یہ کمالات ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو وہ مبارک ہے اور اگر نہیں تو اسے فکر کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ ایمان صحیح عطا فرمائے"۔ (حقائق الفرقان جلد ا صفحہ ۱۰۱)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

رحمت کی آس میں ہوئے دستِ دُعا دراز

پوشیدہ تجھ سے کوئی ہمارا نہیں ہے راز
سینے بھرے ہیں سوز سے دل ہیں بہت گداز
رحمت کی آس میں ہوئے دستِ دعا دراز
اک نظرِ التفات سے مولا ہمیں نواز

آئے ہیں در پہ چاک گریباں کئے ہوئے
سینوں میں ایک حشر بپا، لب سئے ہوئے
ہر آن ہے لپیٹ میں اپنی لئے ہوئے
افکار کی تپش ہمیں احساس کا گداز

کٹ جائے گی کبھی نہ کبھی رات ہی تو ہے
اک عارضی یہ تلخئ حالات ہی تو ہے
تیرے سوا ہے کون تری ذات ہی تو ہے
مشکل کُشا، مجیبِ دعا، ربِّ کارساز

خدمت میں پیش کرتے ہیں صبر و رضا کے پھول
اہلِ وفا کی ساری خطاؤں کو جائیں بھول
جیسی بھی جس طرح کی بھی ہیں کیجئے قبول
میری دعائیں، میری عبادت، مری نماز

پھیلائے جھولیاں ترے در پہ ہیں آئے آج
بندے ہیں ہم تو تیرے ہی رکھ لے ہماری لاج
تیرے ہی پاس ہے مرے ہر کرب کا علاج
چارہ گری کا کوئی کرشمہ اے چارہ ساز

کیسا تفکرات کا پھیلا ہے سلسلہ
پیش آ گیا ہے راہ میں اک اور مرحلہ
ربِّ کریم شانِ کریمی کا واسطہ
پہلی سی ڈال پھر وہی اک نگہِ دلنواز

جاؤں کہاں کہ میرا تو ہے ایک ہی خدا
تو ہی طبیب و چارہ گر و مالکِ شفا
ہونٹوں پہ میرے آج تو ہے بس یہی دعا
آقا مرے بخیر رہیں عمر ہو دراز

(صاحبزادی امۃ القدوس)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

دوسری صفات کا مضمون شروع کیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے مسند احمد بن حنبل میں درج ایک حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے سورۃ الکہف کا ابتدائی اور آخری حصہ پڑھا تو اس کے لئے اس کے قدموں سے اُس کے سر تک نور ہی نور ہو گا اور جس نے یہ سورۃ پڑھی تو اس کے لئے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز کے برابر نور ہو گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک ارشاد بھی حضور نے پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ جس طرح انسان چاند اور سورج کا محتاج ہے اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی، انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔

ا

مسائل رمضان

(مرتبہ: ظہور احمد بشیر۔ لندن)

روزہ کیا ہے اور یہ کس پر فرض ہے؟

روزہ اسلامی عبادات کا دوسرا اہم رکن ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جس میں نفس کی تہذیب، اس کی اصلاح اور قوت برداشت کی تربیت مد نظر ہوتی ہے۔ صوم (روزہ) کے لغوی معنی رکنے اور کوئی کام نہ کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

روزہ کی تکمیل کے لئے یہ تین بنیادی شرائط ہیں۔ لیکن خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کھانے پینے اور جنسی خواہش سے رکنے کا حکم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے بطور علامت ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ"۔

(بخاری کتاب الصوم)

یعنی جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا:

"روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ پس اے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں"۔

(بخاری کتاب الصوم باب هل يقول انى صائم اذاشتم)

جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے جس سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ پس اگر کوئی شخص ان امور اور آداب کا لحاظ نہیں رکھ سکتا جو روزہ کے لئے ضروری ہیں تو اس کے محض بھوکے پیاسے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ روزہ بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک عبادت ہے جو مقررہ شرائط سے ادا ہوتی ہے۔ کئی بد قسمت ان آداب صوم کا لحاظ نہ رکھ کر اس عبادت کے اعلیٰ ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کئی روزہ دار ہیں جن کو ان کے روزہ سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیداری اور بے خوابی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا"۔ (ابن ماجہ کتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم)

رمضان کے روزے ہر بالغ، عاقل، تندرست، مقیم (یعنی جو حالت سفر میں نہ ہو) مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار کے لئے یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایام میں ان روزوں کو پورا کر لیں جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔ مستقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی امید نہ ہو یا ایسے کمزور و ناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے، اسی طرح ایسی مرضعہ (دودھ پلانے والی) اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہے ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ روزہ رکھنے کی عمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور بعض احکام ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے۔ اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آ جائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں، دوسرے سال اس سے زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح بتدریج ان کو روزوں کا عادی بنایا جائے"۔ (الفضل ۱۱/ اپریل ۱۹۲۵ء)

روزہ کی اقسام

متعدد قسموں کے روزوں کا ذکر قرآن و حدیث میں پایا جاتا ہے مثلاً فرض روزے، نفلی روزے۔ فرض روزوں کی مثال جیسے رمضان کے روزے، رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء، کفارۂ ظہار کے روزے، کفارۂ قتل کے روزے، عمداً رمضان کا روزہ توڑ دینے کی سزا کے ساٹھ روزے، کفارۂ قسم کے روزے، نذر کے روزے، حج تمتع یا حج قران کے روزے، بحالت احرام شکار کرنے کی وجہ سے روزہ، بحالت احرام سر منڈوانے کی وجہ سے روزہ۔

دوسری قسم نفلی روزوں کی ہے جیسے شوال کے چھ روزے، عاشورہ کا روزہ، صوم داؤدؑ یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار، یوم عرفہ کا روزہ، ہر اسلامی مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کا روزہ۔

بعض دنوں میں روزہ رکھنا منع اور مکروہ ہے مثلاً صرف ہفتہ یا جمعہ کے دن کو خاص کر کے روزہ رکھنا، پارسیوں کی طرح نیروز و مہرگان کے دن روزہ رکھنا، صوم دہر یعنی بلا ناغہ مسلسل روزے رکھتے چلے جانا، عید کے دن اور ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا سخت منع ہے۔

روزہ کب رکھنا چاہئے؟

رمضان کے روزوں کے لئے حکم ہے کہ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ۔ جب تک ماہ رمضان کا چاند نظر نہ آجائے روزہ نہ رکھو۔ یہ رویت نظری بھی ہو سکتی ہے اور علمی بھی۔ رویت علمی کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ شعبان کے پورے تیس دن گزر چکے ہوں یا باتفاق علماءِ امت سائنسی شواہد کی بناء پر ایسا کیلنڈر بنا لیا جائے جس میں چاند نکلنے کا پورا پورا حساب ہو اور غلطی کا امکان نہ رہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر جنوری ۱۹۹۶ء میں تفصیل سے رہنمائی فرمائی ہے۔ یہ خطبہ جمعہ الفضل کے گذشتہ شمارہ (یکم رنومبر ۲۰۰۲ء) میں دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ چاند نکلنے کی خبر شرعاً معتبر ہے۔ اس کے مطابق حسب فیصلہ ارباب علم و اقتدار عمل کیا جائے گا لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جگہ جہاں چاند دیکھا گیا ہے اور جہاں خبر پہنچی ہے دونوں کا افق اور مطلع ایک ہو۔ ورنہ یہ خبر قابل عمل نہ ہوگی۔

اگر فضا صاف نہ ہو، ابر گہری دھند ہو تو رمضان کے چاند کی رؤیت کے ثبوت کے لئے ایک معتبر عادل آدمی کی گواہی قبول کی جا سکتی ہے لیکن افطار اور عید الفطر منانے کے فیصلہ کے لئے کم از کم دو عادل آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

(ترمذی کتاب الصوم باب الصوم بالشهادة)

روزہ کے لئے نیت ضروری ہے

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:۔

جو صبح سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔ (ترمذی کتاب الصوم)

نیت کے لئے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں۔ نیت دراصل دل کے اس ارادے کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔ نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیت کرنے کے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی عذر ہو مثلاً رمضان کا چاند نکلنے کی خبر طلوع فجر کے بعد ملی ہو اور ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اس وقت روزہ کی نیت کر سکتے ہیں اور ایسے شخص کا اس دن کا روزہ ہو جائے گا۔

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ (البقرہ: ۱۸۵)

تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں یہ تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اس یعنی روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں. بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ مَیں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے ﴿مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو، میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴ مورخہ ۳۱/ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴)

اسی طرح فرمایا:۔

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا"۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۳۲۔ مورخہ ۲۶/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں کا ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ حضورؐ نے سبب پوچھا تو عرض کی گئی کہ روزہ دار کو سایہ کیا جا رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے بڑے جلال سے

فرمایا "لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ" کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔
(بخاری کتاب الصوم)

آنحضرت ﷺ خود مسافر کا روزہ کھلوادیا کرتے تھے۔ عمروؓ بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک سفر سے حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا "ابو امیہؓ کھانے کا انتظار کرو"۔ میں نے کہا حضورؐ میں تو روزے سے ہوں۔ آپؐ نے ازراہ محبت فرمایا "ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے"۔ (سنن نسائی کتاب الصوم)

چنانچہ صحابہ کرام اور تابعین کرام کا بھی یہی طریق تھا کہ سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ روزہ رکھنا معیوب خیال کرتے تھے۔

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنے والا (خدا کے حکم کی نافرمانی کے لحاظ سے) اس شخص کی طرح ہے جو گھر میں رہ کر (بلاعذر) روزہ نہیں رکھتا۔
(سنن ابن ماجہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:
"حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لئے مسجد تشریف لائے۔ ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا "سفر میں تو روزہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دئے"۔
(سیرت المہدی حصہ دوم، روایت ۳۷۸)

نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
"نیکی صرف رضا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جسم میں سختی کے ساتھ نہیں۔ اور روزوں میں بھی جسمانی سختی خدا تعالیٰ کے پیش نظر ہے ہی نہیں۔ اور بہت سی باتیں ہیں جو پیش نظر ہیں مگر تکلیف دینا خدا کے پیش نظر نہیں ہے۔ پس جب خدا فرماتا ہے کہ چھوڑ دو تو چھوڑ دو۔ جب خدا کہتا ہے رکھو تو رکھو۔ پس فرمایا ﴿مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا﴾ جو بیمار ہو ﴿أَوْ عَلَى سَفَرٍ﴾ یا سفر پر ہو ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ تو پھر رمضان میں روزے نہ رکھنا بعد میں رکھ لینا۔ ﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ سختی کرو گے تو خدا بہت خوش ہوگا۔ اپنی جان کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے تو اللہ بڑا راضی ہوگیا تم مصیبت میں پڑ گئے۔ اللہ تو تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا .... پس خدا کی وسیع نظر کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ جو اللہ چاہے، جس حد تک سختی ڈالے، اسی کو قبول کریں۔ اس سے آگے بڑھ کر زبردستی آپ خدا کو راضی نہیں کر سکتے"۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹/ جنوری ۱۹۹۶ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ تو اس پر آپؑ نے فرمایا کہ:
"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کو اختیار ہو رکھ لے اور جس کو اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں امر اور نہی میں سچا ایمان ہے"۔
(الحکم ۲۶/ جنوری ۱۸۹۹ء)

سفر کی حد کیا ہے؟

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:
"میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا دقت پر نہیں ہے۔ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے۔ اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے"۔
(الحکم جلد ۵، ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء ص ۱۳)

روزہ رکھ کر سفر شروع کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:
"سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے۔ مگر روزوں میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں، روزہ میں سفر ہے، سفر میں روزہ نہیں"۔ (الفضل ۲۵/ ستمبر ۱۹۳۲ء)

سفر میں روزے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:
(۱)...... اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتا جا رہا ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں روزہ چھوڑنا ضروری ہے۔
(۲)...... اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات کو ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے جبکہ دن بھر وہاں قیام ہے۔
(۳)...... سحری کھانے کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے پہلے سفر ختم ہو جائے یعنی گھر واپس آ جانے کا ظن غالب ہو تو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔
(۴)...... اگر دوران سفر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے۔

دائمی مریض اور مسافر

دائمی مریض اور مسافر کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:
"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے، باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جائے گی"۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

طالب علم اور روزہ

طالب علم جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کے لئے روزہ رکھنے کے بارہ میں یہ ہدایت ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے روزمرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا۔ اس لئے روزمرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو وہ مریض کے حکم میں ہے لیکن اس بارہ میں کلیۃً وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ دار ہوگا اور اس سے اس کی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے۔ ...... (الفضل ۲۲/ مئی ۱۹۲۲ء)

مزدور اور روزہ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض مزدور روزہ رکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں کیا وہ اس عذر کی بناء پر روزہ ترک کر سکتے ہیں؟

روزہ رکھنے سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔ قرآن مجید نے اس عذر کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی احادیث میں اس کی تصریح آئی ہے حالانکہ مزدور اس وقت بھی تھے۔ ہاں اگر کمزوری ہے اور روزہ ناقابل برداشت ہے تو یہ بیماری کے حکم میں ہے اور بیمار پر روزہ فرض نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب یہ سوال پیش کیا گیا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جب کہ کام کی کثرت ہوتی ہے مثلاً تخم ریزی کرنا یا فصل کاٹنا ہے۔ اسی طرح مزدور جن کا گزارہ مزدوری پر ہے ان سب سے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:
"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب یُسر ہو رکھ لے"۔ (البدر ۲۶/ ستمبر ۱۹۰۷ء)

حائضہ، مرضعہ اور حاملہ

حائضہ عورت روزہ نہیں رکھ سکتی۔
حائضہ کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہم حیض کے باعث روزے چھوڑتی تھیں تو ہمیں بعد میں وہ روزے پورے کرنے کا ارشاد ہوتا تھا۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام)

نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتی۔ لیکن جب بعد میں یہ عذر دور ہو جائیں یعنی حائضہ حیض سے پاک ہو جائے اور نفاس کے دن ختم ہو جائیں تو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء واجب ہوگی۔ اور یہ روزے انہیں رکھنے ہوں گے۔

مرضعہ اور حاملہ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے"۔ (ترمذی ابواب الصوم)

یعنی یہ دونوں اپنے عذر کے ختم ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے پورے کر لیں۔ اگر طاقت ہو تو فدیہ بھی دینا چاہئے جو اس بات کا کفارہ ہوگا کہ رمضان کی برکتوں والے مہینے میں وہ روزہ کی عبادت بجا لانے سے محروم رہی ہیں۔ اگر فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہیں تو روزے کافی ہیں۔

اگر کسی عورت کو ایسی حالت پیش آتی رہتی ہے کہ ایک وقت میں مرضعہ ہے اور دوسرے وقت میں حاملہ تو اس سے روزہ معاف ہے اور صرف فدیہ کافی ہے۔ اسی طرح شیخ فانی اور دائم المریض کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ جس کے لئے آئندہ روزہ رکھنے کا امکان صحت کے لحاظ سے کوئی نہیں تو صرف فدیہ ہی ادا کرے۔

باقی آئندہ شمارہ میں

خطبہ جمعہ

جس زمانے میں آنحضرت ﷺ بھیجے گئے اور قرآن شریف نازل کیا گیا

اس زمانے پر ضلالت اور گمراہی کی ظلمت طلوع ہو رہی تھی

اللہ نے ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کردینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- ۴؍ اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۴؍ اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

﴿......قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا. رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا. قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا﴾۔

(سورة الطلاق: ۱۱-۱۲)

......اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے۔ ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کر دینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اُسے (ایسی) جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اُس کے لئے (جو نیک اعمال بجا لاتا ہے) اللہ نے یقیناً بہت اچھا رزق بنایا ہے۔

علامہ ابن جریر طبریؔ لکھتے ہیں کہ مجھے یونس نے ابن وہب کے وسیلہ سے بتایا کہ ابن زید، اللہ عزوجل کے قول ﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا﴾ کی تفسیر یہ کیا کرتے تھے کہ ﴿ذِكْرًا﴾ سے مراد قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح ہے اور اس ثبوت میں انہوں نے آیت کریمہ ﴿كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا﴾ آخر تک پڑھی نیز آیت ﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ بھی تلاوت کی۔ اور پھر کہا کہ ذکر سے مراد قرآن ہے اور آیت کریمہ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَ هُمْ﴾ تلاوت کرنے کے بعد کہا کہ اس آیت میں بھی ﴿بِالذِّكْرِ﴾ سے مراد بِالْقُرْآن ہے۔

اور ابن زید نے مزید ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ تلاوت کر کے کہا کہ اس آیت میں بھی ﴿ذِكْر﴾ سے مراد قرآن کریم ہے اور قرآن ہی ذکر ہے اور قرآن ہی روح ہے۔

مفسرین کے ایک طبقہ کا یہ خیال ہے کہ ذکر سے مراد رسول ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر ایسا رسول نازل کیا ہے جو ﴿ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ ہے اور تم پر اللہ تعالیٰ کی واضح آیات پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تصدیق کی ﴿وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ﴾ اور وہ اعمال جن کے بجا لانے کا انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا بجا لائے اور اس کی انہوں نے اطاعت کی انہیں ﴿مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ کفر یعنی ضلالت سے نور یعنی ایمان کی طرف نکال لے جائے۔ (طبری)

امام فخر الدین رازیؔ لکھتے ہیں:

﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ کی تفسیر کے تحت دو تاویلیں ہیں۔

(۱) یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل کیا ہے یعنی ﴿اَلرَّسُوْل﴾ نازل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے ذکر کا نام اس لئے دیا ہے کیونکہ ان کو وہ اس طرح نصیحت کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنے دین اور عاقبت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

(۲) یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل فرمایا اور رسول بھیجا۔ (تفسیر امام رازیؒ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا نے اپنی کتاب اور اپنا رسول بھیجا۔ وہ تم پر کلام الٰہی پڑھتا ہے تا وہ ایمانداروں اور نیک کرداروں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالے۔ پس خدائے تعالیٰ نے ان تمام آیات (زیر تفسیر اور دیگر) میں کھلا کھلا بیان فرما دیا کہ جس زمانے میں آنحضرت ﷺ بھیجے گئے اور قرآن شریف نازل کیا گیا۔ اس زمانے پر ضلالت اور گمراہی کی ظلمت طاری ہو رہی تھی اور کوئی ایسی قوم نہیں تھی کہ جو اس ظلمت سے بچی ہوئی ہو"۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

قرآن شریف میں آیت ﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾ میں ہمارے نبی ﷺ کو بھی نازل ہی لکھا گیا ہے مگر کیا آنحضرت ﷺ در حقیقت آسمان سے نازل ہوئے تھے...... بعض نادان کہتے ہیں کہ بعض اقوال صحابہؓ میں نزول کے ساتھ اِلٰی کا لفظ آیا ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف کے لئے مستعمل ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ جس حالت میں استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے ماموروں کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن میں یہ محاورہ آ گیا ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں تو اس صورت میں استعارہ کے طور پر مسیح موعود کے نزول کے ساتھ اِلٰی کا لفظ ملانا کون سی غیر محل بات ہے کیا قرآن میں نہیں ہے ﴿اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۶-۲۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔" (آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۶۰-۱۶۱)

ایک عربی الہام کا ترجمہ ہے:

"کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔ پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ کیا تُو ان سے کچھ خراج مانگتا ہے۔ پس وہ اس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ اٹھا نہیں سکتے بلکہ ہم نے ان کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ لطف اور رحم کے ساتھ پیش آ"۔

(تذکرہ صفحہ ۲۳۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

خطبہ جمعہ

رمضان کی برکتوں، اس کی مصلحتوں، اس کے گہرے فوائد کا سب سے بڑا علم حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا۔

اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان میں سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دھل جائیں گے۔

(رمضان میں جنّ اور شیطان کے جکڑے جانے سے مراد۔ روزوں سے متعلق بعض احادیث نبویہ کی لطیف تشریحات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶ رجنوری ۱۹۹۶ء بمطابق ۲۶ صلح ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ. وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ. فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ. وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾. (البقرہ: ۱۸۴، ۱۸۵)

گزشتہ خطبے پر میں نے دو آیات کی تلاوت کی تھی جن کا رمضان سے تعلق تھا آج کے لئے میں نے دو اور آیتوں کا انتخاب کیا ہے جو اسی مضمون پر دوسرے پہلو سے روشنی ڈال رہی ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں ﴿كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ﴾ گنتی کے چند دن ہیں ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا﴾ پس تم میں سے جو بھی کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ تو اسے بعد کے ایام میں وہ مدت پوری کرنی ہوگی۔ ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ اور وہ لوگ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ﴿فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ مسکین کا کھانا فدیہ دینا ہے یعنی "ہ" سے مراد کھانا دینے کی طاقت رکھتے ہوں وہ کھانا دے دیں۔ دوسرا معنی ہے ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ اور وہ لوگ جو روزہ رکھنے کی رمضان کے بعد بھی طاقت نہیں رکھتے ان کو چاہئے ﴿فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ کہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دیں۔ ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ﴾ پس جو کوئی بھی خیر کے معاملے میں تَطَوُّع کرے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم روزے رکھو تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے کہ اس میں کیا فوائد ہیں اور یہ بہتر ہے ﴿اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ یعنی کاش تم جانتے، کاش تمہیں علم ہوتا یا اگر تمہیں علم ہوتا تو تم یہی نتیجہ نکالتے کہ روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہاں ﴿تَطَوَّعَ﴾ کا میں نے ترجمہ نہیں کیا ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ کیونکہ اس کے دو ترجمے رائج ہیں۔ دو ترجمے کئے جاتے ہیں جو دونوں جائز ہیں اور عربی گرامر دونوں کی اجازت دیتی ہے۔ ایک ترجمہ جو زیادہ تر معروف ہے وہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی بطور نفل نیکی کرے تَطَوُّع کے معنے ہیں نفلاً جہاں حکم نہ ہو بلکہ حکم کے بغیر ہی نیکی کی جائے۔ وہ نفلی نیکی، طوعی نیکی، طوعی لفظ جو ہے وہ یہی تَطَوُّع والا لفظ ہی ہے یعنی دونوں ایک ہی روٹ سے نکلے ہوئے ہیں۔ تو جو بھی کوئی نفلی نیکی کرے گا پس وہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اس ترجمے میں کچھ دِقتیں ہیں وہ یہ کہ اس سے پہلے یہ گزرا ہے ﴿مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو وہ بعد کے ایام میں روزے رکھ لے۔ پھر اگر یہ کہا جائے کہ پس جو کوئی نفلی طور پر نیکی کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے تو اس سے اس طرف ذہن جاتا ہے کہ اگرچہ اجازت ہے کہ رمضان کے دوران بیماری کی حالت میں اور سفر کی حالت میں روزے نہ رکھے جائیں مگر رکھ لو تو بہتر ہے کیونکہ یہ ایک نفلی نیکی ہوگی۔ لیکن اس میں یعنی ترجمہ تو یہ کیا جاتا ہے مگر اس میں ایک بڑی دِقّت یہ ہے کہ فرض کے وقت نفلی نیکی نہیں کی جاسکتی۔ اگر فرض ادا ہو تو فرض ادا ہوگا۔ فرض کے بدلے نفلی نیکی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ پس یہ ناممکن ہے کہ نفلی طور پر فرضی روزے رکھ لو۔ اس لئے یہ ایک تضاد پیدا ہو جاتا ہے اور جو موقع ہے اس کے ساتھ یہ معنیٰ ٹھیک بیٹھتا نہیں۔

دوسرا معنیٰ ہے ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ﴾ جو کوئی اطاعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ یعنی نیکی اطاعت ہی کا نام ہے۔ کوئی اطاعت کی روح کو پیش نظر رکھے اور پھر نیکی کرے وہ نیکی ہے وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ میں نے پہلے آپ کے سامنے رکھا تھا کہ رمضان کے مہینے میں مریض ہو اور سفر پر ہو تو یہ نیکی نہیں ہے کہ انسان زبردستی روزے رکھے۔ جب اللہ نے فرمایا ہے کہ پھر دوسرے ایام میں رکھو تو نیکی اطاعت میں ہے۔ پس اطاعت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اس وقت روزے نہ رکھے اور بعد میں رکھے تو یہ دوسرا معنیٰ جو ہے بعینہٖ اس کے ساتھ مطابقت کھاتا ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے معنے پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے۔

LANE نے یہ دونوں معنیٰ بیان کئے ہیں لکھتا ہے Whoso Does Good that is not Obligatory on him یعنی نیکی، نفلی نیکی Or Does Good in Obedience نیکی کرے اطاعت کو اپناتے ہوئے۔ تو یہ جو اطاعت کو اپنانے والا معنیٰ ہے یہ بہتر ہے اور مضمون کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ بعد کا جو آخر پہ مضمون ہے ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ یہ رمضان کے متعلق عمومی حکم ہے۔ اس کا اس استثنائی حکم سے کوئی تعلق نہیں کہ رمضان کے مہینے میں جو روزے ہیں وہ تمہارے لئے بہر حال بہتر ہیں۔ تمہیں علم نہ ہو تو الگ بات ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اگر تم علم رکھتے کہ روزوں کے کیا کیا فوائد ہیں تو تم جان لیتے اور یہی بات خود کہتے کہ یہ اچھی چیز ہے ہمارے فائدے میں ہے۔

اب علم سے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کچھ ارشادات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ جب علم نہ ہو تو صاحبِ علم سے علم حاصل کرنا چاہئے۔ اور رمضان کی برکتوں، اس کی مصلحتوں، اس کے گہرے فوائد کا سب سے بڑا علم حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا۔ پس اسی حوالہ سے اس علم کے تعلق میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ایک نسائی کتاب الصوم سے لی گئی ہے۔ حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان مبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

تو ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کر آتا ہے۔ اگر ہم ان شرطوں

کے ساتھ رمضان سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دھل جائیں گے۔

ایک دوسری حدیث بخاری کتاب الصوم سے لی گئی ہے باب فَضْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ پہلی حدیث میں عبادت کا عمومی ذکر تھا جو اخلاص کے ساتھ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے اس کی گویا کہ از سر نو روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ یہاں تہجد کی نماز کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے۔ جو رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پس رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یعنی یوں کہنا چاہئے تہجد کی نمازیں خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے لئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک رستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے اور پیٹ کی خاطر اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کرلے۔ اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر تو ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آجائیں۔ یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا۔ بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کردے۔ ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کے لئے وقت نکالا جاتا تھا اور سحری کا وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کرکے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کے لئے، تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا۔ پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانے میں بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے۔

مسند احمد بن حنبل سے یہ حدیث ہے بحوالہ الفتح الربانی، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزے دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

پس وہ دیگر شرائط جو تہجد کی نماز یا عبادت ادا کرنے کے علاوہ لازم ہیں وہ یہ ہیں کہ تقاضوں کو پورا کیا جائے اور تقاضے پورے کرنے میں اہم بات یہ ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے محفوظ رہے جن کے متعلق قرآن کریم میں یا احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ خصوصیت سے رمضان کے مہینے میں ان سے پرہیز کیا جائے اور ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے، ایسا روزہ دار اگر رمضان کے مہینے روزہ رکھتے ہوئے گزار دے تو اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

بخاری کتاب الصوم سے ایک اور حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

اس ضمن میں ایک خطبے کا بڑا حصہ پہلے بھی اس حدیث کے لئے وقف کرچکا ہوں تاکہ عامۃ الناس کو جو اس حدیث سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ رمضان کے مہینے میں دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو دوزخی کام کرے اور ہر وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گزر رہا ہے خواہ مومن ہو یا کافر ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر مومن بھی ہو یعنی ظاہری طور پر ایمان لاتا ہو لیکن رمضان کا مہینہ دیکھنے کے بعد اس کے تقاضوں کے خلاف بات کرے اور عمداً ایسی باتوں کا ارتکاب کرے جو رمضان کے منافی ہیں بلکہ عام دنوں کے بھی منافی ہیں تو ایسے شخص پر تو جہنم کے دروازے زیادہ زور سے کھولے جائیں گے۔

دراصل یہ خوشخبری ہے محض ان مومنوں کے لئے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں اور قرآن کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں۔ اصل میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں مگر قرآن کریم بھی اللہ اور رسول کی اطاعت الگ الگ بیان فرماتا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اگر تمہیں براہ راست قرآن کریم میں کوئی حکم دکھائی نہ بھی دے رہا ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہ حکم دیا ہو تو چونکہ اللہ کے حکم کے سوا وہ بات کرتے ہی نہیں تھے اس لئے یقین جانو کہ آپؐ کی اطاعت ویسی ہی ہے جیسے اللہ کی اطاعت ہے۔ پس اس وجہ سے قرآن کریم بار بار اللہ اور رسول، اللہ اور رسول دونوں کی اطاعت پر زور دیتا ہے مگر حقیقت میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں کیونکہ رسول کی اطاعت، اللہ کی اطاعت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ رسول خدا کی اطاعت کے سوا کوئی اطاعت نہیں جانتا تھا۔ پس اس پہلو سے دروازے جب کھولے جاتے ہیں تو ان پر کھولے جاتے ہیں جو اللہ اور رسول کی اطاعت میں وقت گزارتے ہیں، نہ کہ ان لوگوں کے لئے جن پر یہ مبارک مہینہ طلوع ہوا لیکن اس کی طرف پیٹھ پھیر کے اس کے سارے تقاضوں کو جھٹلا دیا۔ اس کے سارے تقاضوں کو رد کردیا۔ ایسے لوگوں پر تو جہنم پہلے سے زیادہ بھڑکنے کے احتمالات ہیں بجائے اس کے کہ جہنم کے دروازے بند ہوں۔ تو امت محمدیہ جو حقیقی معنوں میں اطاعت خداوندی اور اطاعت رسول کی پابند ہو اس کے لئے خوشخبری ہے کہ ان پر دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔

> وہ مومن جو حقیقت میں رمضان کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور کوئی تقاضا توڑتا نہیں اس کے لئے خوشخبری ہے کہ اس کا آئندہ سارا سال سلامتی سے گزرے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا دوزخ کے دروازے ان پر رمضان کے بعد کھول دیئے جاتے ہیں، رمضان ہی میں بند ہوتے ہیں؟ تو مراد یہ ہے کہ رمضان ان کے لئے اتنی نیکیوں کے پیغام لاتا ہے اور اتنے تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے کہ ان کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ کوئی ایسی حرکت کریں جو ان کو دوزخ میں لے جائے مگر عام دنوں میں بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں اور اتنی توجہ، اتنے انہماک سے نیکیوں پر عمل اور بدیوں سے بچنے کی طرف توجہ نہیں رہتی۔ اس لئے رمضان کا مہینہ مومن کے لئے سب سے زیادہ پرسکون مہینہ ہے، سب سے زیادہ محفوظ مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں مومن کے لئے کوئی خطرہ درپیش ہی نہیں ہوتا کیونکہ ہمہ وقت اس کی توجہ اس طرف رہتی ہے کہ اس رمضان سے میں نیکیاں کما کر گزروں اور بدیاں جھاڑ کر نکلوں۔

پس اس پہلو سے اس حدیث کو سمجھنا چاہئے کہ وہ مومن ہے جس پر یہ سب کچھ ہوتا ہے، جس کے لئے یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں، جنت کے دروازے کھلے اور شیطان جکڑ دیا جاتا ہے۔ یعنی مومن کا شیطان وہ شیطان بھی ہے جو اس کی رگوں میں دوڑ رہا ہے اور وہ ہر انسان کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ پس آپ دیکھ لیں کہ رمضان کے مہینے میں کتنی کتنی ایسی عادتیں تھیں جو نیکی کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہیں تھیں مگر اب جب آپ کی وہ عادتیں آپ کو اپنی طرف بلاتی ہیں تو بارہا آپ کے دل سے یہ آواز اٹھتی ہے۔ "نہیں"۔ معلوم ہوتا ہے کہ قید ہے ایک اور بہت سے روزے دار قید کا احساس نمایاں طور پر رکھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بھوک کوئی چیز نہیں ہے جو دراصل مشکل ہو۔ صبح سحری کھائی اس کا لطف الگ ہوتا ہے جب افطاری کا وقت آتا ہے تو اس کا ایک

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الگ لطف ہے بیچ کا جو وقت ہے وہ بھول جاتا ہے اور ان دو وقتوں کے درمیان جو اصل چیز ہے وہ آزادی کا احساس ہے جس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ہر شخص، ہر روزے دار جانتا ہے کہ دن رات جو ہر وقت پابندی میں جکڑے ہوئے وقت گزرتا ہے اور نفس کے اوپر ہمیشہ یہ خیال غالب رہتا ہے کہ دیکھو تم آزاد نہیں ہو۔ یہ وہ چیز ہے جو درحقیقت مومن پر، روزے دار پر بطور قید کے عیاں ہوتی ہے اور یہ شیطان کی قید ہے ورنہ نماز پڑھنے میں تو اس کو قید کی کوئی تنگی محسوس نہیں ہوتی۔ نیک کام کرنے میں، اچھی بات کرنے میں جس کی اس کو پہلے سے ہی عادت ہو وہ بڑی بشاشت محسوس کرتا ہے اس کو کوئی قید محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن وہ عادتیں ہیں دراصل جو ظاہری طور پر اس کے سامنے اس کے دماغ میں ابھریں یا نہ ابھریں مگر قید کا احساس بعض ایسی بدعادتوں سے تعلق رکھتا ہے جو پہلے زمانے میں تھیں اور رمضان میں آکر محسوس ہوتا ہے کہ اب میں یہ نہیں کر سکتا۔ پس وہ قید شیطان کی قید ہے اور یہاں شیطان سے مراد عام شیطان نہیں ہے۔ کیونکہ عام شیطان ہو تو وہ سب کے لئے جکڑا جائے گا۔ عام شیطان اگر جکڑا گیا تو کیا مومن اور کیا کافر سب کا شیطان جکڑا گیا لیکن یہ وہ شیطان ہے جس کا ذکر احادیث میں دوسری جگہ ملتا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کی رگوں میں، اس کے خون میں ایک شیطان دوڑ رہا ہے وہ قید ہو جاتا ہے اور بڑی مشکل سے بعضوں کا وقت گزرتا ہے۔ وہ عید میں داخل ہوتے ہیں کہتے ہیں چلو رہائی ہوئی۔ لیکن اگر وہ غور کریں تو سوچیں گے کہ بعض بدعادتوں کی طرف لوٹنے کو وہ رہائی کہتے ہیں اور بعض اچھی عادتوں سے بچ نکلنے کو وہ رہائی سمجھتے ہیں۔ لیکن انسان بسا اوقات باشعور طور پر اپنے نفس کا جائزہ نہیں لیتا، خود اپنے حالات سے بھی بے خبر رہتا ہے اس لئے بس ایک مبہم سا احساس، ایک قید ہے جس میں سے وہ نکل کر پھر آخر عام دنوں میں داخل ہو جاتا ہے۔

تو یہ جو شیطان کا جکڑا جانا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف سے ایک پیغام ہے، ایک نصیحت ہے جو گہری نفسیاتی نصیحت ہے۔ اس پر غور کر کے اگر آپ اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ شیطان کیا ہے؟ کیسے جکڑا جاتا ہے؟ تو پھر ممکن ہے کہ رمضان کے بعد بھی آپ اس شیطان کو باندھ کر رکھنے کی کوئی تدبیر سوچیں یا ہمہ وقت بیدار رہنے کی کوشش کریں کہ اب جب قید کیا ہے تو پھر قید ہی رکھا جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ پھر یہ چھٹ جاتا ہے اور اگلے رمضان سے پہلے پہلے وہ ساری عادتیں ڈال جاتا ہے جن سے بچنے کے لئے رمضان آپ کے لئے اس کی قید کا اور آپ کی رہائی کا پیغام لایا تھا۔ دراصل مومن، اعلیٰ درجے کا مومن تو وہ ہے جو مسلسل جکڑا رہتا ہے وہ ایک رمضان سے آزاد ہو کر نہیں نکلتا بلکہ قید ہی کی حالت میں جاتا ہے۔ یعنی اس کے نفس کی خواہشات کا جہاں تک تعلق ہے وہ قید رہتا ہے۔ پس شیطان، مومن کے اندر کا شیطان ہے جو قید ہوتا ہے اور وہ قید ہو جائے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے گویا مومن قید ہے تو وہ آزاد نہیں رہتا۔ چنانچہ اسی بات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک محاورے میں یوں بیان فرمایا کہ "اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةٌ لِلْکَافِرِ" کہ دنیا تو مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ یہاں شیطان کے لئے نہیں فرمایا بلکہ مومن کے لئے قید خانہ فرمایا ہے۔ پس وہی معنے بنتے ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں کہ شیطان کا لفظ ہر شخص کے اندر کے شیطان پر اطلاق پاتا ہے اور ہر مومن کے اندر بھی ایک شیطان ہے جو ہمہ وقت اس کو آسانیوں کی طرف بلاتا اور خدا کی راہوں میں تکلیفوں سے ڈراتا ہے۔ ہر وقت اس کو من مانی کرنے کی تلقین کرتا اور اطاعت کے رستوں سے پیچھے ہٹاتا ہے۔ یہ شیطان ہے جو قید ہو جائے اور اگر اسے عمر قید ہو جائے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ حدیث صادق آئے گی کہ "اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةٌ لِلْکَافِرِ" دنیا تو مومن کے لئے ساری زندگی قید خانہ بن جاتی ہے۔ پس عجیب بات ہے کہ لفظ مومن اور شیطان یہاں دونوں بظاہر ایک دوسرے پر انطباق کر رہے ہیں مگر معنے اگر سمجھ لئے جائیں تو اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ مومن کے اندر نفس امارہ کا شیطان ہے جو زندگی بھر ہمیشہ قید رہتا ہے اور ان معنوں میں دنیا مومن کا قید خانہ بنتی ہے۔

پھر ایک اور حدیث میں اسی مضمون کو یوں بیان فرمایا گیا ہے یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور جِنّ جکڑ دیئے جاتے ہیں اور آگ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

شیطان اور جِنّ۔ یہ جِنّ کیا چیز ہے جو شیطان کے ساتھ جکڑا جاتا ہے۔ شیطان اگر نفس امارہ ہے تو جنّ غصے کی حالت میں اور اشتعال کی حالت میں اپنے حواس کو بے قابو کر دینا یا حواس پر سے قابو اٹھا لینے کا نام ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے غصے کو بھی "جِنّ" کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ پس شیطان کے علاوہ جِنّ اس طرح قید ہوتا ہے کہ بعض لوگ جو ہیں بڑی جلدی مشتعل ہونے والے لوگ ہوتے ہیں اور مغلوب الغضب ہوتے ہیں مگر روزے کی حالت میں جب کوئی ان سے ایسی بات کہے جس کو وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بے عزتی ہو گئی، ہم پر چوٹ ماری گئی ہے تو اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آواز سنائی دیتی ہے کہ کوئی غصہ کرے، کچھ زیادتی کرے تم نے آگے سے ویسا جواب نہیں دینا۔ تم یہ کہو میں روزے سے ہوں، میں مجبور ہوں۔ تو قید جو ہے وہ جِنّ کی بھی ساتھ ہو گئی ہے اور جِنّ سے مراد غصے کا جِنّ ہے۔ تو اشتعال کی حالت میں جو لوگ بدیاں کرتے اور بعض دفعہ ایسے ظلم کر جاتے ہیں کہ پھر ہمیشہ ہمیش کے لئے وہ اپنے جِنّ کی سزا پاتے رہتے ہیں۔ ایک اشتعال کی حالت کا فعل عمر بھر کی قید میں اس کو مبتلا کر سکتا ہے یا پھانسی کے تختے پر لٹکا سکتا ہے یا اور کئی قسم کے عوارض میں مبتلا کر سکتا ہے، کئی قسم کے پچھتاوے لگ جاتے ہیں۔

تو جِنّ بھی بڑی خطرناک چیز ہے مگر اگر آپ کو پتہ ہو کہ جِنّ ہے کیا؟ ورنہ اور جِنّ اگر آپ تلاش کرتے پھریں کہ باہر سے کوئی جِنّ آیا تھا یا نہیں آیا تھا تو کچھ بھی نہیں ملے گا آپ کو۔ اور آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ جِنّ آزاد ہے۔ حالانکہ آپ کی خاطر قید کیا جانے والا جِنّ یہ غصے کا جِنّ ہے اور شیطان نفس امّارہ کا شیطان ہے۔ یہ دونوں قید ہو جائیں تو آگ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان کا آپس میں تعلق ہے۔ ہر ایک کے لئے آگ کے دروازے بند نہیں ہوتے۔ جن کا جِنّ قید ہو جائے، جن کا شیطان پکڑا جائے ان کے لئے آگ کے دروازے بھلا کیسے کھل سکتے ہیں۔

"اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں" یہ ایک طبعی نتیجہ ہے۔ نفس امارہ کو لگامیں دے دیں اور غصے کو قابو میں کر لیں تو اس کے نتیجے میں لازم ہے کہ آپ سے ایسی نیکیاں سرزد ہوں جو خدا کے ہاں آپ کو مقبول بنا دیں۔ چنانچہ فرمایا "جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شرّ کے چاہنے والے رک جا اور اللہ کے کئی ایسے بندے ہیں جنہیں آگ سے نکالا جاتا ہے۔ یہ ہر رات کو ہوتا ہے"۔

تو یہ ایسی تجربہ گاہ ہے رمضان، جس میں انسان کو موقعے ملتے ہیں اپنے اوپر تجربات کرنے کے، نیکیوں میں آگے بڑھانے کے بدیوں سے روکنے کے تجربے، غصے کی حالتوں پہ قابو پانے کے، نفس امارہ کے خلاف ایک جہاد کرنے کا موقع، ان موقعوں سے جو کامیابی سے گزر جاتا ہے اس کے متعلق کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ ایسے بندے ہیں جنہیں آگ سے نکالا جاتا ہے۔ ہر رمضان ایک شخص کو ہمیشہ کے لئے جہنم سے نکال لیتا ہے، اس جہنم سے جس کی طرف وہ روزمرہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کا کوئی اس کو خیال نہیں ہوتا، کوئی شعور نہیں ہوتا۔ اور فرمایا ایسا ہر رات کو ہوتا ہے۔ پس بڑے ہی وہ خوش نصیب ہیں جو رمضان کی راتوں میں کسی رات کو اٹھ کے جب تہجد پڑھ رہے ہوں تو دل پر ایک ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ انہیں جھنجھوڑ کے رکھ دے۔ ان کو خواب غفلت سے بیدار کرے۔ انہیں احساس ہو کہ اب مجھے لازماً ایک نئے وجود کے طور پر زندہ رہنا ہوگا اور اس پہلو سے اس احساس کے بعد جب وہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے تو ہر رات خدا کے ایسے بندے ہیں جن کے متعلق یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ جہنم سے نکل گئے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا "اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ" کہ روزہ ڈھال ہے (صحیح مسلم، کتاب الصیام)۔ ڈھال وہ چیز ہے جس سے ہر قسم کے خطروں کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ پس روزے کی پناہ میں آجاؤ تو ہر قسم کے فساد ہر قسم کے خطروں سے بچ جاؤ گے۔ لیکن اگر روزہ رکھا ہو اور منہ پر وہی پہلے کی طرح لغو باتیں یا گالی گلوچ یا اشتعال انگیز باتیں کرنا اور اشتعال انگیز باتوں کے جواب میں بے قابو ہو جانا یہ ادائیں پہلے کی سی اگر جاری ہیں تو اس روزے کا کیا فائدہ؟ ایسا روزہ محض بھوک کی سزا ہے، اس سے زیادہ اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں رہتی۔

آج صبح جب پاکستان کی خبروں سے متعلق جنگ اخبار دیکھا تو اس امید سے دیکھا کہ شاید اب یہ خبر مل جائے کہ رمضان کے مہینے میں کوئی قتل و غارت نہیں ہوگا، کوئی فساد نہیں ہوگا۔ پاکستان کی گلیوں میں کم سے کم کچھ عرصے کے لئے تو امن آجائے گا اور اس خوف سے دیکھا کہ کہیں یہ میری امید جھوٹ ہی نہ نکلے تو خوف سچا نکلا اور امید جھوٹی نکلی۔ کیونکہ اخبار اسی طرح گناہوں کی خبروں سے کالا ہوا پڑا ہے۔ ہر قسم کے فساد کی خبریں موجود ہیں اور رمضان شریف کے احترام کے ذکر شاید مسجدوں

میں ملتے ہوں مگر پاکستان کی گلیاں، پاکستان کے گھر، پاکستان کے بازار، پاکستان کے دن، پاکستان کی راتیں اس رمضان سے بے خبر ہیں جس رمضان کا ذکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبان سے آپ کے سامنے کر رہا ہوں۔ کسی بیچارے کو وہ ڈھال ہی میسر نہیں۔ ایک ہی شہر میں ایک خاندان کو اس طرح ذبح کر دیا جاتا ہے۔ آج ہی کی خبر میں تھا کہ ایک شخص جو اپنی فیکٹری میں سویا ہوا تھا وہ روزہ رکھنے کی نیت سے گھر گیا تو بیوی نے کہا کہ سوئی گیس بند ہو گئی ہے اس لئے روٹی نہیں پکا سکی۔ وہ واپس اپنی فیکٹری کی طرف گیا کہ شاید کچھ بازار سے چیز لے کے کھائے لیکن اس کے بعد دیکھا نہیں گیا۔ تو دوسرے دن جب پتہ چلا کہ وہ چور یا ڈاکو یا اس کے دشمن اس وقت آئے ہیں جب کہ سحری کا وقت تھا اور پہلے اس کو وہاں ذبح کیا پھر اس کو گھسیٹ کر باہر لائے، اس کے اپنے دفتر کا سامان ٹیلی ویژن وغیرہ کا الاؤ لگایا اور اس آگ میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ یہ جہنم کا دروازہ بند ہے یا کھلا ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ پس جہنم کا دروازہ کھل بھی جاتا ہے اور اس طرح بھڑک بھی اٹھتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کے احکامات کے دائرے سے باہر زندگی بسر کرتے ہیں۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ بَابًا وَ بَابُ الْعِبَادَةِ الصِّیَامُ یہ جامع الصغیر سے حدیث لی گئی ہے۔ اسی طرح ایک دار قطنی بحوالہ جامع الصغیر حدیث ہے اِذَا سَلِمَ رَمَضَانُ سَلِمَتِ السَّنَةُ پہلی حدیث کا ترجمہ ہے ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔ دوسری حدیث کا ترجمہ ہے کہ جب رمضان سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے۔ جب رمضان سلامت رہا تو سارا سال سلامت رہا۔ یہ ترجمہ ہے۔

پہلی حدیث میں جو یہ فرمایا گیا کہ عبادت کا دروازہ رمضان ہے تو اس سے کیا مراد ہے کیا رمضان کے بغیر عبادت نہیں ہوتی۔ پانچ وقتہ نماز جو فرض ہے اس کے علاوہ بھی تو بہت سی عبادت ہے۔ تہجد کی نمازیں بھی ہیں سارا سال ہوتی رہتی ہیں تو صیام کو عبادت کا دروازہ کیوں فرمایا گیا۔ ایک تو یہ معنیٰ ہے کہ عبادت کا وسیع تر مفہوم جس میں بندگی بھی شامل ہے جیسا رمضان سکھاتا ہے ویسا کوئی اور مہینہ نہیں سکھاتا۔ دوسرے یہ کہ رمضان کے وقت عبادت کے لئے ایسا جوش پیدا ہوتا ہے اور ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ حقیقت میں اگر عبادت کی لذت پانی ہو تو رمضان کے رستے سے داخل ہو۔ پھر تمہیں یہ بات سمجھ آئے گی کہ عبادت کیا ہوتی ہے۔ پس یہ مفہوم ہے "عبادت کا دروازہ" ورنہ یہ مراد نہیں کہ رمضان کے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی۔

دوسری حدیث میں ہے 'رمضان سلامت رہا تو سارا سال سلامت رہا'۔ اس حدیث میں جو مومن سے توقع ہے کچھ اس کا بھی بیان ہے کہ وہ مومن جو حقیقت میں رمضان کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور کوئی تقاضا توڑتا نہیں اس کے لئے خوشخبری ہے کہ اس کا آئندہ سارا سال سلامتی سے گزرے گا۔ پس پہلی جو احادیث تھیں ان میں ماضی کے تعلق سے خوشخبری دی گئی تھی یعنی پچھلے جو گناہ ہیں وہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ گزشتہ کوتاہیاں جو ہوئیں ان سے صرف نظر فرمایا جائے گا اس لئے فکر نہ کرو اگر رمضان نصیب ہو گیا تو جو کچھ پہلے لغزشیں ہوئیں، کوتاہیاں ہوئیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی معاف فرما دے گا۔ اب اس حدیث میں یہ خوشخبری ہے کہ اگر تم صحیح طور پر رمضان کے تقاضے پورے کرو گے تو رمضان کا مہینہ تمہیں بچا لے جائے گا اور تمہارا پورا سال بچا دے گا۔ پس تم نے رمضان کے مہینے میں جو رستہ اختیار کیا ہے وہ پورے سال تک کے لئے رمضان سے طاقت پائے گا اور سیدھا رہے گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی گولی بندوق کی نالی سے نکلتی ہے اگر چھوٹی نالی ہو تو بہت جلدی وہ رستے سے بھٹک جاتی ہے۔ اور جتنی لمبی نالی ہو اتنی زیادہ دیر تک سیدھی نشانے کی طرف حرکت کرتی رہتی ہے۔ پس اسی لئے لمبی نالیوں سے دُور کے نشانے لئے جاتے ہیں، چھوٹی نالیوں سے نزدیک کے نشانے لئے جاتے ہیں۔ پس تیس دن کا جو خدا تعالیٰ نے رمضان رکھا یہ ایک ایسی نالی ہے جس میں اگر آپ سیدھے رہ کر گزریں اور رمضان کے حقوق ادا کرتے ہوئے گزریں تو سارا سال آپ کو سیدھا رکھے گی یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے گا اور پھر اگلے رمضان میں ایک اور نالی میں پھر دوبارہ داخل ہوں گے پھر آپ کو سیدھا کیا جائے گا، آپ کی کجیاں صاف کی جائیں گی۔ تو ساری زندگی بچتی ہے اصل میں۔ ایک رمضان کو آپ سلامتی سے گزاریں تو گویا اگلا سال سلامتی سے گزر گیا اور جب ہر دو رمضان کے درمیان سال سلامتی سے گزرے تو دوسرے معنوں میں ساری زندگی سلامتی سے گزر جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ فرمایا: "ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ اور پاکیزگی کا ذریعہ روزہ ہے"۔

زکوٰۃ اموال کو پاک کرنے کے لئے بھی دی جاتی ہے اور اعمال کی نشو و نما کے لئے بھی دی جاتی ہے دونوں معنے بیک وقت اس میں موجود ہیں اور تزکیہ نفس کے لئے بھی دی جاتی ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ جسم کو اگر پورے طور پر اس کے ہر پہلو سے دیکھا جائے تو روزہ ایسی چیز ہے جو سارے جسم کی زکوٰۃ بن جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق تشریح ایک اور حدیث میں یوں بھی آئی ہے کہ "صُوْمُوْا تَصِحُّوْا" اگر تم روزے رکھو گے تو صحت مند رہو گے۔ پس صرف روحانی زکوٰۃ ہی نہیں، بدنی زکوٰۃ بھی ہے۔ اور رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روزے کے نتیجہ میں صحت بہتر ہوتی ہے، خراب نہیں ہوا کرتی بشرطیکہ بیماری کی شرط کو پیشِ نظر رکھے۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیمار ہو تو روزے نہیں رکھنے اگر اس شرط کو نظر انداز کریں گے تو پھر صحت بگڑے گی تو آپ کی اپنی غلطی سے بگڑے گی۔ رمضان کے نتیجے میں صحت نہیں بگڑا کرتی بلکہ عطا ہوتی ہے۔

> نفس امّارہ کو لگامیں دے دیں اور غصے کو قابو میں کر لیں تو اس کے نتیجے میں لازم ہے کہ آپ سے ایسی نیکیاں سرزد ہوں جو خدا کے ہاں آپ کو مقبول بنا دیں۔

وہ لوگ جو ڈائٹنگ (Dieting) کرتے ہیں مثلاً، بڑی مصیبت پڑی ہوتی ہے سارا سال کوشش کرتے ہیں لیکن پھر بھی وزن کم نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ضروری نہیں کہ وہ کھانا زیادہ کھاتے ہوں۔ کئی ایسے موٹے میں نے دیکھے ہیں، میرے پاس مریض آتے رہتے ہیں، جن کی مشکل یہ ہے کہ اگر وہ کھانا کم کر دیں تو خون کم ہو جاتا ہے مگر جسم کم نہیں ہوتا اور کئی ایسی مریضائیں ہیں جن کو بیچاریوں کو انیما ہو گیا اس کوشش میں کہ کسی طرح وزن کم ہو یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے مجبور کیا کہ اپنی غذا نارمل کرو خواہ وزن کم ہو یا نہ ہو تو یہ Metabolism کی خرابی کی وجہ سے بعض دفعہ موٹاپا ہوتا ہے۔ لازم نہیں کہ کوئی انسان کھائے تو موٹاپا ہو۔ Metabolism اس کو کہتے ہیں کہ ایک انسان جب خوراک لے رہا ہے تو وہ خوراک جسم میں ہضم ہو رہی ہے اور دوسری طرف جسم کے اندر ایسا نظام ہے کہ اس خوراک کو دوبارہ Energy میں یعنی توانائی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور وہ توانائی اس کے مختلف کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ دماغ کے لئے بھی، سانس لینے میں، دل کے دھڑکنے میں خواہ انسان کوئی حرکت دوسری کرے یا نہ کرے ہر وقت استعمال ہو رہی ہے اور گرمی بھی بناتی ہے۔ حرارت غریزی بھی اسی سے ملتی ہے۔ اگر یہ توازن بگڑ جائے اور ایک انسان جتنا کھاتا ہے اتنا وہ گرمی میں تبدیل نہ کر سکے تو لازماً جو بقیہ بچی ہوئی Energy ہے وہ Fats میں یا گوشت میں تبدیل ہو گی۔ صحت اچھی ہو گی، ورزش کی عادت ہو گی تو وہ Muscles میں تبدیل ہوتی ہے۔ پھر اور پروٹینز بنتی ہیں اس سے۔ اور اگر صحت خراب ہو اور جگر کی خرابی سے عموماً ایسا ہوتا ہے تو پھر صرف چربی بنتی ہے، مسلز نہیں بنتے اور ایکسرسائز Exercise اس کا علاج ہے۔ بعضوں کو اتنی توفیق نہیں ہوتی بعض بے چارے اتنے بیمار ہوتے ہیں کہ Exercise یعنی ورزش کے باوجود وہ یہ توازن برقرار نہیں رکھ سکتے۔ یہ ہے وہ صورتحال جس کا علاج روزہ ہے۔ اور روزے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو دو کھانوں کے درمیان فاصلہ ڈالا جاتا ہے وہ بعض دفعہ خوابیدہ ایسی طاقتوں کو بیدار کر دیتا ہے جو انرجی بنانے کی کارروائی کو تیز کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو عام طور پر بھوک نہیں لگتی روزے میں سے گزریں تو بھوک ان کی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ ڈائٹنگ کرتے ہیں لیکن روزے کے بعد ان سے ڈائٹنگ نہیں ہو سکتی کیونکہ جسم کی طرف سے ایسی بھڑکی لگتی ہے کہ مجبور کرتی ہے کہ ضرور انسان کچھ نہ کچھ کھائے ورنہ بے چینی رہتی ہے یعنی بے چینی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو صحت سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی اور بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ تمام تفصیل شاخوں کی بحث میں اس خطبے میں نہیں اٹھانا چاہتا مگر یہ یقین کریں کہ جنہوں نے غور کیا جنہوں نے تحقیق کی وہ اس نتیجے پہ پہنچے کہ روزہ

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

صحت کا ضامن ہے، روزہ صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

چنانچہ ایک تحقیق کا شاید میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔ اسرائیل میں اس مضمون پر ریسرچ ہوئی اور ان کی نیت بظاہر یہی معلوم ہوتی تھی کہ وہ ثابت کریں کہ مسلمانوں کا جو یہ طریق ہے روزے رکھنے کا یہ ان کے لئے نقصان دہ ہے اور بچوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے، بڑوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ پوری گہری ریسرچ کی گئی، ایک بڑی ٹیم نے اس پہ کام کیا اور یہ بھی پیش نظر تھا کہ روزے کے دنوں میں تو بعض لوگ پہلے سے بھی بڑھ کر کھاتے ہیں اور زیادہ کھانے کے نتیجے میں اور بیچ میں فاقے رہنے کے نتیجے میں ایسا نقصان ان کو پہنچ سکتا ہے کہ پھر وہ بعد میں سنبھل نہ سکیں۔ جو ریسرچ کا ماحصل تھا اس نے ان کو حیران کر دیا۔ بالکل برعکس نتیجہ نکلا۔ جس چیز کی تلاش میں تھے اس کی بجائے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ جتنی تحقیق کی گئی ہے اس کے نتیجے میں رمضان کے مہینے کے بعد انسان بہتر صحت کے ساتھ باہر نکلتا ہے، کمزور ہو کے نہیں نکلتا۔ ہر پہلو سے اس کے جائزے لئے گئے۔ کولیسٹرول لیول کے لحاظ سے جائزے لئے گئے Metabolism کی Ratios کے آپس میں توازن کے لحاظ سے لئے گئے غرضیکہ باقاعدہ ریسرچ کا جو حق ہے وہ ادا کیا گیا اور نتیجہ یہ نکلا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے جو بات فرمائی دیکھیں وہ کیسی صحت کے ساتھ وہ بات فرمائی۔ کتنی سچی بات فرمائی صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزے رکھا کرو صحت اچھی ہو جائے گی۔ یہ خیال نہ کرنا کہ تمہاری صحت بگڑے گی۔

پھر ایک موقع پر فرمایا: صبر کے مہینے کے روزے سینے کی گرمی اور کدورت دور کرتے ہیں اور رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ کہلاتا ہے کیونکہ اپنی خواہشات پر صبر کرنا، ہے اپنے غصوں پر صبر کرنا ہے نیکیوں پر جم کے بیٹھنا ہے۔ بدیوں کی طرف جو تحریک ہے اس کا مقابلہ کر کے رک جانا ہے۔ ان سب چیزوں کو صبر کہا جاتا ہے۔ تو فرمایا: ”صبر کے مہینے یعنی رمضان کے روزے سینے کی گرمی اور کدورت کو دور کرتے ہیں“۔ سینے کی گرمی میں ایک وہ گرمی بھی ہے جو میں نے بتایا ہے Heart Burns اور اس قسم کی چیزیں لیکن اصل سینے کی گرمی میں روحانی طور پر نقصان وہ جذبات اور اشتعال انگیز باتیں ہیں۔ بعض لوگوں کے سینے کھولتے رہتے ہیں بعض بُری نیتوں کے ساتھ، بعض بدیوں کے ساتھ، کچھ غصوں کے ساتھ۔ تو اول معنی وہ ہے جو سینے کی گرمی کو دور کرنے کا ہے۔ ورنہ جہاں تک Heart Burn کا تعلق ہے وہ بسا اوقات بعض لوگوں کو رمضان کے مہینے میں زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے اس کو ظاہری معنوں میں اس طرح محمول نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں یہ درست ہے کہ کولیسٹرول لیول گرنے کے نتیجے میں رمضان کے بعد اس کا رجحان کم ہو جائے گا۔ لیکن بعض لوگ ہیں جو فوری طور پر اگر کوئی دوا وغیرہ استعمال نہ کریں تو ان کے روزوں کی وجہ سے ان کے معدے میں ایک قسم کا تیزاب کھولنے لگتا ہے۔ اس کا علاج بھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ عام طور پر میرے تجربے میں ہے کہ Broyonia 200 کی اگر ایک خوراک رات کو روزہ کھولنے کے دو تین گھنٹے کے بعد یا صبح تہجد کے وقت کھالی جائے تو ایسے مریضوں کو عموماً اس سے فائدہ پہنچتا ہے اور رمضان کے نتیجے میں جو تیزابی تلخی ہے اس سے بچت ہو جاتی ہے۔ جن کو اس سے فائدہ نہ ہو ان کو Nux Vomica 30 کی ایک خوراک بہت فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح Acid، معدے کا تیزاب مارنے کے لئے بعض دوسری ہومیو پیتھک دوائیں ہیں وہ استعمال کی جا سکتی ہیں ان میں iris Versicolor 200 اگر کبھی کبھی کھائی جائے تو یہ بھی مفید ہے۔ Robinia بھی ایک دوا ہے جو 30 یا 200 طاقت میں کھائی جا سکتی ہے۔ تو جو جسم کی اندرونی تیزابی گرمی ہے اس کے لئے یہ علاج موجود ہے۔ لیکن یہاں ظاہر ہے کہ مراد وہ سینے کے طیش، سینے کے کھول، غصے کی حالت میں سینے میں جو باتیں ابلتی رہتی ہیں یا نفسانیت کے جوش سے جو سینے میں جذبات کھولتے رہتے ہیں رمضان ان کا بہترین علاج ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے۔ اور بھی بہت نصیحتیں ہیں انشاء اللہ ان کو پھر میں آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔ اب ایک دو باتیں ایسی ہیں جو اس کے علاوہ کرنے والی ہیں۔

ذکر کرنا ہے ایم ٹی اے کا۔ ایم ٹی اے کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو تمام دنیا میں اسلام اور احمدیت کا فیض پہنچایا جا رہا ہے اس کے رستے میں کچھ روکیں پیدا ہوئی تھیں جس کے لئے میں نے جماعت کو دعا کے لئے بھی تحریک کی اور امید بھی دلائی تھی کہ انشاء اللہ یہ سب روکیں دور ہو جائیں گی۔ تو پہلی خوشخبری تو یہ ہے کہ وہ جو مستقل انتظام۔ ہمارا اس کو عالمی تو نہیں کہنا چاہئے اردو میں اس کا ترجمہ مشکل ہو گا لیکن ایسا ٹرانسپانڈنٹ جو آدھی دنیا کو بیک وقت تمام سگنلز دے سکتا ہے اور بڑی صفائی کے ساتھ دے سکتا ہے وہ ٹرانسپانڈنٹ جس کی طاقت موجودہ جتنے بھی ٹرانسپنڈنٹ رائج ہیں ان میں اوپر کی، چوٹی کی طاقت ہے وہ لینے کی کوشش ہو رہی تھی تا کہ جو سرسری انتظام ہے تین چار مہینے کے لئے اس کی خامیوں سے بچا جا سکے۔ جو سرسری انتظام ہے اس میں ہمیں دو بیمز لینی پڑتی ہیں اور یہ جو میں کہہ رہا ہوں اس کو گلوبل بیم کہا جاتا ہے اگرچہ یہ آدھی دنیا کی بیم ہوتی ہے پوری دنیا کی نہیں۔ مگر نصف کرہ ارض کے لئے یہ بیم ہوتی ہے وہ مل نہیں رہی تھی۔ اس کے اوپر بہت سے پہلے سے ہی ان کے تقاضے موجود تھے اور ایک ایسی بیم تھی جس کے متعلق خیال تھا کہ اگر ہمیں مل جائے تو ہماری ساری مشکلات کا ازالہ ہو جائے گا اور وہی گلوبل بیم ہی تھی اور اس کی طاقت بھی زیادہ تھی۔ صرف مشکل تھی کہ اس میں خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ بہت قیمتی بیم ہے۔ وہ مگر میں نے کہا کہ اللہ کے فضل سے، پہلے بھی اللہ ہی پورے کر رہا ہے ہم کونسا اپنے زور بازو سے پیسے لا رہے ہیں، انتظام ہو جائے گا۔ لیکن لینی ضرور ہے۔ کمپنی نے جواب دیا کہ لینی تو ضرور ہے مگر مشکل ہے کہ ایک آدمی نے پہلے سے ریزرو کرائی ہوئی ہے یا ایک کمپنی نے ریزرو کرائی ہوئی ہے اور ہمارا قانون یہ ہے کہ اگر تم نے ضرور لینی ہے تو اتنے پیسے پیشگی جمع کراؤ جو اس بیم پر لگیں گے اور پھر پینتالیس دن انتظار کرو۔ اگر اس پینتالیس دن کے عرصے میں اس نے اپنا Claim کر دیا تو تمہارا کلیم ختم اور ہم اسے مجبور کریں گے کہ اب پیسے دے اور بیم سنبھالے۔ آپ اندازہ کریں کہ وہ ایک ایک دن کتنا بھاری ہو گا۔ بہت دعائیں کرتے ہوئے وقت گزرا۔ ہر روز یہی فکر تھی کہ خدا کرے آج نہ کہیں اس نے کہہ دیا ہو یہاں تک کہ گزشتہ پیر پہلا روزہ تھا وہ آخری دن تھا اور بڑی مشکل سے روزہ کٹا ہے۔ لیکن اللہ نے خوشخبری دی اور وہ دن پورا گزر گیا اور اس کمپنی یا اس شخص کو توفیق نہ ملی کہ وہ اپنی ریزرو کی ہوئی بیم کو سنبھال لے۔ پس جونہی ہمیں اطلاع ملی اسی وقت کنٹریکٹ فائنلی سائن (Contract finaly signe) کر دیئے گئے ہیں۔

اب یہ خوشخبری ہے سارے عالم احمدیت کو اور دوسری دنیا کو بھی کیونکہ وہ سب فیض اٹھا رہے ہیں کہ بیچ میں جو خلا رہ گئے تھے نا اس عارضی انتظام میں مثلاً مشرق وسطیٰ میں جو سعودی عرب کے بعض علاقے اور ابو ظہبی وغیرہ وہاں موجودہ انتظام نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ دو بیمز کے درمیان بیچ میں ایک سایہ سا بن جاتا ہے اور اس سائے پہ کچھ بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ اب جو گلوبل بیم ہمیں ملی ہے یہ جہاں ٹیلی ویژن دیکھا جا رہا ہے وہاں پہلے سے زیادہ روشن اور صفائی سے دیکھا جا سکے گا کیونکہ اس کی طاقت Maximum ہے۔ جتنی طاقت بھی استعمال کی جاتی ہے اس سے زیادہ نہیں کرتے۔ اور جہاں پہلے آدھی بیم کے ذریعے پاکستان وغیرہ میں اطلاعیں مل رہی تھیں کہ اچھا بھلا صاف ہے، پہلے سے بہتر ہے ان کے لئے خوشخبری ہے کہ پہلے سے بہت بہتر ہو جائے گا۔ ایسا ہی ہو گا جیسے لوکل ٹیلی ویژن دیکھا جا رہا ہو۔ تو یہ ایک مسئلہ خدا تعالیٰ نے حل فرما دیا۔ اور ایک اور مسئلہ بھی حل کے قریب پہنچ گیا ہے اور وہ ہے امریکہ کے لئے ٹیلی ویژن کا مستقل انتظام۔ عارضی طور پر ہندوپاکستان، ایشیا کے لئے تو ہم نے انتظام کر دیا تھا مگر امریکہ کے ساتھ سوائے جمعہ کے ایک گھنٹے کے تعلق کے باقی تعلق کٹ چکا ہے اور اس کے رستے میں بہت سی مشکلات تھیں جو تفصیل سے بیان کرنے کا موقع نہیں لیکن بہت سخت مشکلات حائل تھیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک ایسا انتظام کر دیا ہے جس کو ہم اب فائنلائز کر رہے ہیں۔ آخری مراحل پر ہے۔ آپ دعا کریں یہ مراحل بھی خیریت سے گزر جائیں تو اس انتظام میں امریکہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، مرکزی امریکہ، وسطی امریکہ یہ سارے پوری طرح کور (Cover) ہوں گے اور انشاء اللہ پہلے انتظام سے بہتر ہو گا، اس سے کم تر نہیں ہو گا اور چوبیس گھنٹے کا انتظام ہو گا بجائے چند گھنٹے کے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ رمضان جماعت کے لئے بہت مبارک چڑھایا ہے۔ خدا کرے کہ ہر اگلا دن بھی مبارک آئے اور ”سَلِمَ رَمَضَانُ“ والی حدیث جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی تھی خدا کرے کہ ان معنوں میں بھی یہ رمضان ہمارے لئے ایسا سلامت گزرے کہ اس کے بعد ہر سال سلامت گزرتا چلا جائے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

جوہانسبرگ کانفرنس کے اثرات

(رشید احمد چوھدری - لندن)

اقوام متحدہ کے زیراہتمام اس سال ۲۶راگست تا ۴رستمبر ایک دس روزہ کانفرنس کاانعقاد ساؤتھ افریقہ کے شہر جوہانسبرگ میں کیا گیا جس میں دنیا بھر کی ۱۶۰ حکومتوں نے حصہ لیا اور ۱۰۰ سے زائد سربراہان ممالک اور تقریباً ۵۷۰۰ مندوبین شریک ہوئے۔ گویا ایک لحاظ سے World Summit on Sustainable Development دنیا کی سب سے بڑی کانفرنس تھی۔اس کانفرنس میں ماحولیاتی انحطاط، بنیادی ضروریات کو پورکرنے والے قدرتی وسائل کی مساویانہ تقسیم، دنیا میں غربت کے خاتمے اور امیر و غریب کے درمیان تفریق کو ختم کرنے کے طریقوں پر غور کیا گیا۔

اس سے قبل بھی انہی موضوعات پر کانفرنسیں منعقد ہوتی رہی ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں ان انتہائی اہم مسائل کی طرف انسانی شعور بیدار ہوتا گیا۔ مثلاً ۱۹۷۲ء میں سٹاک ہوم میں کانفرنس کے نتیجہ میں اس بات کا احساس نمایاں ہو کر ابھرا کہ جس رفتار سے دنیا صنعتی ترقی کی طرف بڑھ رہی ہے اس سے زیادہ تیز رفتار سے کرۂ ارض خطرے سے دوچار ہو رہا ہے۔

۱۹۸۲ء میں Kyoto جاپان میں کانفرنس کے نتیجہ میں عالمی کمیشن برائے ماحولیات اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ دنیا میں پیداوار تو بڑھ رہی ہے مگر ساتھ ساتھ بھوک اور افلاس کا بھی اضافہ ہو رہا ہے اور ماحولیات میں آلودگی بھی زیادہ ہو رہی ہے۔

۱۹۹۲ء میں برازیل کے دارالحکومت Rio de Janeiro میں جو کانفرنس منعقد کی گئی اس میں کرۂ ارض کو ماحولیاتی تعفن سے بچانے کے لئے حکمت عملی وضع کی گئی تھی مگر بعض ممالک نے چونکہ ان تجاویز پر بالکل عمل نہیں کیا، دنیا کو اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ آج صورتحال یہ ہے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس فضا میں کم ہونے کی بجائے دس فیصد بڑھ گئی ہے جو انتہائی تشویشناک امر ہے۔ اور گلوبل وارمنگ کے اثرات ساری دنیا میں ظاہر ہونے لگے ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں ہونے والی کانفرنس کے آخر پر یہ مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا تھا کہ غربت کے خاتمہ کے لئے تمام ملکوں کو مل کر کام کرنا ہوگا تاکہ پائیدار ترقی کی بنیاد رکھی جاسکے۔ مگر اس طرف بھی کوئی قابل قدر پیشرفت نہیں ہوئی۔

اب جوہانسبرگ کانفرنس کی ابتدا میں جو جائزہ پیش کیا گیا اس میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ دس برسوں میں نہ تو ماحولیاتی آلودگی کم ہوئی ہے اور نہ ہی بھوک وافلاس میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر کرہ ارض پر انسانی کارروائیاں اسی طرح برقرار رہیں تو آئندہ پچاس سالوں میں یہ کرۂ ارض انتہائی بھیانک خطرے سے دوچار ہو سکتا ہے۔

سائنس دانوں کے اندازے کے مطابق ۱۹۷۲ء سے لے کر اب تک دنیا میں میٹھے پانی کے ذخیروں میں ۵۵ فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ اسی طرح جنگلات کا رقبہ بھی ۱۲ فیصد کم ہوا ہے۔ ماحولیات کی اس تبدیلی کے باعث دنیا بھر میں موسموں کے تغیر و تبدل کا نظام متاثر ہوا ہے۔ بعض علاقوں میں جہاں سیلاب کا نام تک نہیں سنا تھا وہاں اب سیلاب کی وجہ سے تباہ کاریاں ہو رہی ہیں اور جن علاقوں میں بے انتہا بارشیں ہوتی تھیں وہاں اب خشک سالی نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ بعض حصوں میں تیزابی بارش فصلوں کے لئے موت کا پیغام لے کر نازل ہو رہی ہے اور اس وجہ سے پرندے بھی مر رہے ہیں۔ اگر اس صورت حال پر فوری توجہ نہ دی گئی تو ایک اندازہ کے مطابق آئندہ ۴۰-۴۵ سالوں میں حیوانات، نباتات نیز کیڑوں کی دس لاکھ اقسام صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہوں گی۔

جنوبی افریقہ کے صدر نے جوہانسبرگ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے بالکل درست کہا تھا کہ ”ایک ایسا انسانی معاشرہ جو غربت کے سمندر میں گھرا ہوا ہو اور دولت کے جزیرے اس میں نمایاں ہوں تو وہ کبھی پنپ نہیں سکتا“۔

کانفرنس کے آخر میں ۷۱ صفحات پر مشتمل جو آئندہ کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یوں ہے:

(۱)...... دنیا بھر میں مچھلی کے سٹاک میں جو کمی واقع ہو رہی ہے اسے ۲۰۱۵ء تک پورا کیا جائے۔

(۲)...... Amazon کے جنگلات سے مغربی کمپنیاں جو قدرتی وسائل سمیٹ رہی ہیں اس کا ایک معقول حصہ مقامی طور پر خرچ کیا جائے۔

(۳)...... دنیا بھر کے دو ارب سے زیادہ لوگوں کو بجلی کی فراہمی کے لئے سورج اور ہوا کی توانائی فراہم کی جائے۔

(۴)...... غربت کو دور کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جانے ضروری ہیں۔ صاف پانی کی فراہمی اور Sanitation جیسے اہم مسائل کی طرف فوری توجہ دی جائے۔

نیلسن منڈیلا نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ دنیا کے سیاستدانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ صاف پانی اور Sanitation کے مسائل کو ترجیح دیں۔

اس وقت دنیا میں ۸۰ کروڑ افراد غذا میں کمی کے باعث کئی ایک بیماریوں کا شکار ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ایک ارب ۱۰ کروڑ افراد صاف پانی پینے کو ترس رہے ہیں اور دو ارب ۴۰ کروڑ صحت و صفائی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ یعنی ان کو Sanitation کی سہولتیں میسر نہیں۔ بعض خطوں میں ایڈز کی وجہ سے اور بعض میں لڑائی اور خانہ جنگی کے طفیل غربت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ورلڈ بنک نے خبردار کیا ہے کہ دنیا کے بعض حصوں خصوصاً افریقی ممالک اور مڈل ایسٹ میں پانی کی کمی محسوس ہو رہی ہے اور اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو ان ممالک میں لڑائی کا خدشہ ہے۔

کانفرنس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ چونکہ پینے کے لئے صاف پانی مہیا نہ ہونے کے باعث نیز Sanitation کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں ۲ء۲ ملین سالانہ اموات ہو رہی ہیں اور گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے غریب ممالک کے بچوں کی تعداد کا پانچواں حصہ پانچ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے اس لئے آئندہ ایک ٹارگٹ مقرر کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ۲۰۱۵ء تک جن لوگوں کو سیوریج سسٹم مہیا نہیں ان میں سے نصف کو مہیا کیا جائے۔ مگر ترقی یافتہ ممالک نے اس پر کوئی زیادہ غور وخوض نہیں کیا اور امریکہ نے تو اس تجویز کی تائید ہی نہیں کی حالانکہ وہ دہشت گردی کے خلاف مہم میں ایک خطیر رقم خرچ کر رہا ہے مگر انسانیت کی بہتری کے لئے ایسے پراجیکٹ میں حصہ لینے کو تیار نہیں جبکہ غربت اور صاف پانی مہیا کرنے کی جنگ، دہشت گردی کے خلاف جنگ سے زیادہ ضروری ہے۔

اس کانفرنس میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آئی کہ امریکہ اور دیگر امیر ممالک اتنے خود غرض ہو چکے ہیں کہ وہ تیسری دنیا کی غربت مٹانے کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اور نہ ہی اس نیک مقصد کے لئے کماحقہ فنڈز مہیا کرتے ہیں۔ امریکہ کے صدر بش نے تو اس کانفرنس میں شرکت بھی گوارا نہیں کی۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے مشیر ڈاکٹر جیفری ساکس نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کانفرنس میں اعلان کیا کہ اس وقت ایڈز، ملیریا اور ٹی بی جیسے امراض سے نمٹنے کے لئے پراجیکٹ مطلوبہ عالمی فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کامیاب ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اس سلسلے میں بہت بڑا مجرم ہے۔ یہ دنیا کا امیر ترین ملک ہونے کے باوجود امدادی کاموں میں سب سے کم رقم مہیا کرتا ہے۔ جیفری ساکس نے ترقی یافتہ ملکوں کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ ان ممالک نے ماحولیاتی مسائل پر تحقیق کے لئے جن رقوم کے وعدے کر رکھے ہیں ان کی ادائیگی ابھی تک نہیں ہو رہی۔

کانفرنس میں بعض مسائل کے حل کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی گئیں ان پر اتفاق نہ ہو سکا۔ ان میں سے ایک گلوبل وارمنگ ہے۔ کیوٹو معاہدے کے تحت گلوبل وارمنگ کو کنٹرول کرنے کے لئے جو فیصلے کئے گئے ان پر کماحقہ عمل درآمد نہیں ہوا۔ گلوبل وارمنگ کا خطرہ دراصل Fossil Fuel یعنی قدرتی ایندھن کے بے دریغ استعمال سے ہے مگر ترقی یافتہ ممالک اس ایندھن کے استعمال میں کمی کرنے کو تیار نہیں جس کی وجہ سے یہ دنیا کی سلامتی کے لئے خطرہ بن رہا ہے۔

ان حالات میں بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ان گھمبیر مسائل کے حل کرنے کے لئے اتفاق نہیں ہو رہا تاہم ان ماحولیاتی کانفرنسوں کو ہم وقت کا ضیاع نہیں کہہ سکتے کیونکہ انہی کی بدولت دنیا بھر میں ان مسائل کا شعور پیدا ہوا ہے اور ایک عام شخص کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ دنیا کس قسم کے خطرات سے دوچار ہے اور ان کی وجوہات کیا ہیں۔ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہو کر سامنے آ رہی ہے کہ اگر ہم نے ان مسائل کی طرف جلد توجہ نہ دی تو یہ دنیا ایک المناک حادثے کا شکار ہو سکتی ہے۔

اونچی آواز میں تلاوت کی حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں:۔

”شیخ ابن عربی لکھتے ہیں کہ ایک صوفی تھے وہ حافظ تھے اور قرآن شریف کو دیکھ کر بڑے غور سے پڑھتے۔ ہر حرف پر انگلی رکھتے جاتے اور اتنی اونچی آواز سے پڑھتے کہ دوسرا آدمی سن سکے۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ کو تو قرآن شریف خوب آتا ہے۔ پھر آپ کیوں اس اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میری زبان، کان، آنکھ، ہاتھ سب خدا کی کتاب کی خدمت کریں“۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۲۰۵)

وقف جدید کا مالی سال ۲۰۰۲ء

وقف جدید کے مالی سال کا اختتام ۳۱ردسمبر ۲۰۰۲ء کو ہو رہا ہے۔ تمام امراء کرام، مبلغین کرام اور صدر صاحبان جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ رواں مالی سال کے وعدہ جات کے مقابل پر وصولی میں ابھی جو کمی رہتی ہے اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ اور ایسے افراد جنہوں نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق نہیں پائی انہیں مؤثر رنگ میں شامل ہونے کی تحریک فرماویں۔ بچوں کے لئے خاص طور پر دفتر اطفال الگ سے قائم ہے کوشش کریں کہ ہر احمدی بچہ اور بچی اس تحریک میں شامل ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ (Switzerland) کے
بیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: بشیر احمد طاھر۔ افسر جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ)

سوئٹزرلینڈ میں مشن ہاؤس کا قیام دوسری جنگِ عظیم کے بعد ۱۹۴۶ء میں تحریک جدید کے تحت عمل میں آیا۔ اور جماعت احمدیہ کے دوسرے اولوالعزم خلیفہ الحاج حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر مکرم شیخ ناصر احمد صاحب پہلے مبلغِ اسلام کی حیثیت سے سوئٹزرلینڈ تشریف لائے۔ کرائے کا مکان لے کر تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز فرمایا۔ ۱۹۶۳ء میں زیورک سوئٹزرلینڈ میں اسلامی طرزِ تعمیر پر پہلی مسجد مکمل ہوئی تو حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کی بنیادی اینٹ مسجد مبارک قادیان سے لائی گئی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے ہاتھوں رکھی گئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے پر ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ پودا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اکنافِ عالم میں پھیلنے لگا۔ اور اس بابرکت درختِ وجود کی سرسبز و شاداب شاخیں آسمانی پانی سے سیراب ہو کر دور دور ممالک میں پہنچنے لگیں۔ تو سوئٹزرلینڈ میں بھی نئے جذبہ اور نئے ولولہ سے تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ چنانچہ اگست ۱۹۸۳ء میں مکرم نسیم مہدی صاحب (مبلغ سلسلہ) نے یہاں پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد فرمایا۔ جبکہ احباب کی تعداد ۵۰/۶۰ سے زیادہ نہ تھی۔ سیدنا حضور انور نے ازراہِ شفقت انگلستان سے پہلے انگریز مبلغ مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کو بھجوایا۔ اور خود پانچ صفحات پر مشتمل دعاؤں اور نصائح سے بھرپور پیغام بھجوایا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کا تھوڑا سا حصہ قارئین کے لئے پیش ہے۔

"...... سو عزیزان! یاد رہے کہ جماعت احمدیہ میں سالانہ جلسوں کا جو نہایت مفید نظام رائج ہو چکا ہے۔ اس کی بنیاد مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ...... قادیان دارالامان کی مبارک بستی میں رکھی تھی۔ جس کے پہلے جلسہ سالانہ ...... میں پچھتر مخلصین شریک ہوئے تھے۔ آج یہ بیج ایک تناور درخت بن چکا ہے"۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

"...... اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے۔ اور ان کی معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے اُن کی معرفت ترقی پذیر ہو...... سوائے عزیزو! جلسہ سالانہ کے اس بنیادی مقصد کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام بلادِ مغرب میں عرصہ سے شروع ہو چکا ہے۔ اور اب ہم پر فیصلہ کن جہاد کی ساعتِ سعد آئی ہے۔ اس کے لئے تیار ہو جاؤ"۔

یہ جلسہ سالانہ ہر سال شرکاء کی محدود تعداد کے باعث مسجد محمود زیورخ میں ہی منعقد ہوتا رہا۔ ۱۹۹۲ء سے جبکہ پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی اور مشن ہاؤس بھی خود کفیل ہو گیا۔ تو مکرم بشارت احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر نگرانی مسجد سے باہر ہال کرایہ پر لے کر جلسہ سالانہ کا انعقاد ہونے لگا۔ چنانچہ اس سال بھی زیورخ کے مضافاتی علاقہ زے باخ میں ۱۰، ۱۱ر اگست کو مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ کے لئے دو ملحقہ ہال کرائے پر لئے گئے۔ جبکہ پہلے دن کا افتتاح مسجد محمود زیورخ سے خطبہ جمعہ کے ساتھ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ تقریباً تین ماہ قبل نیشنل مجلسِ عاملہ کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے محترم امیر صاحب کی زیر نگرانی تین افسر مقرر ہوئے۔ افسر جلسہ گاہ کے فرائض مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے سپرد ہوئے۔ افسر خدمتِ خلق مکرم میاں ناصر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے۔ جبکہ افسر جلسہ سالانہ کی ذمہ داری خاکسار کو سونپی گئی۔

افتتاحی اجلاس ۹ر اگست بروز جمعہ

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس اس روز ساڑھے تین بجے مکرم ولید طارق ترنوٹسہ صاحب امیر جماعت سوئٹزرلینڈ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ جلسہ کے اغراض و مقاصد میں سے کچھ انتخاب پیش کیا اور اس موقعہ پر شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعاؤں کا تذکرہ کیا۔ امیر صاحب کی تقریر جرمن زبان میں تھی جس کا خلاصہ بعد میں اردو میں بیان کیا گیا۔

دوسرا روز بروز ہفتہ ۱۰ر اگست

اس روز پہلے اجلاس کا آغاز مکرم خادم حسین وڑائچ صاحب کی صدارت میں ہوا اور تلاوت اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر خاکسار نے "اقوام عالم کا موعود نبیؑ" کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر سیرت صحابہؓ کے موضوع پر مکرم میاں ناصر احمد صاحب نے کی۔ یہ دونوں تقاریر اردو زبان میں تھیں اور ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ کا بھی انتظام تھا۔

اس دفعہ پہلی بار مستورات نے اپنا ایک علیحدہ پروگرام بھی کیا جو کہ دوسرے روز کیا گیا۔ اس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر اردو زبان میں ڈاکٹر قدسیہ خان صاحبہ نے انسانی زندگی کے ارتقائی مراحل کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر سیرت حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے موضوع پر مکرمہ سارہ میاں صاحبہ نے جرمن زبان میں کی۔

دوسرے روز مجلس سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا جو کہ اردو بولنے والے احباب کے لئے تھی۔ مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم معین ناصر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

نماز ظہر و عصر کے بعد تین بجے مکرم محبوب الحق صاحب کی زیر صدارت ایک جرمن سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں پہلی تقریر مکرم یحییٰ حسن باجوہ صاحب نے ہستی باری تعالیٰ پر کی۔ دوسری جرمن تقریر مکرم محمد احمد صاحب اوپلیگر Oppliger کی تھی، انہوں نے "جہاد کی اصل حقیقت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان تقاریر کے بعد جرمن بولنے والے مہمانوں کے لئے مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مکرم ولید طارق صاحب ترنوٹسر (Tarnutser) امیر جماعت سوئٹزرلینڈ نے احباب کے سامنے احمدیت کا تعارف کروایا اور بعد میں احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

تیسرا روز بروز اتوار ۱۱ر اگست

تیسرے دن کی کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم معین ناصر صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر خیالات کا اظہار کیا۔ دوسری تقریر مکرم نعیم اللہ صاحب نے سیرت حضرت موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم خواجہ مبشر احمد صاحب کی تھی، انہوں نے آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہؓ کی سیرت کو واقعات کی صورت میں پیش کیا۔ ان تقاریر کا ساتھ کے ساتھ جرمن ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد اڑھائی بجے انگریزی اور فرانسیسی بولنے والے احباب کے لئے ایک تبلیغی نشست کا انتظام کیا گیا جو کہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اس میں مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے انگریزی زبان میں احمدیت کا تعارف پیش کیا جس کا فرانسیسی ترجمہ مکرم شرافت احمد صاحب پراچہ نے کیا۔ بعد ازاں مہمان حضرات کو سوالات کا موقع دیا گیا اور مکرم صداقت احمد صاحب نے انگریزی زبان میں ان سوالات کے جوابات دیئے اور شرافت احمد پراچہ صاحب نے ان کا فرانسیسی ترجمہ کیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب نے قرآنی آیت ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيۡ﴾ کو موضوع بنا کر اُردو زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مربی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ابتدائی دور میں صحابہ پر توڑے جانے والے مظالم کا ذکر کیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے حالات بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کا تذکرہ کیا۔ آپ نے آخر پر احباب جماعت کو فریضہ دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تبلیغ کے میدان میں بھرپور کوشش اور جدوجہد کرنے کی تلقین کی۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر چونکہ جرمن زبان میں تھی اس لئے اس کا خلاصہ اردو زبان میں بھی پیش کیا گیا۔

شام ۶ بجے کے قریب مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اس موقع پر امیر صاحب نے احباب کو حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی خصوصی تحریک کی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ کی حاضری چار سو پانچ نفوس پر مشتمل تھی۔ جرمنی، ہالینڈ اور اٹلی سے بھی نمائندگان تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر بیالیس غیر از جماعت مہمانوں نے جن کی زبان انگریزی، جرمن اور فرانسیسی تھی۔ متفرق تبلیغی نشستوں سے استفادہ کر کے اسلام احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

تم تماشائی ہو صرف، اس کھیل میں

(پاکستان میں ہونے والے عام انتخابات، اکتوبر ۲۰۰۲ء کے پس منظر میں)

(۱)

تم ہو مجبور تخت و عصا کے لئے
ہم ہیں مجبور عہدِ وفا کے لئے
تم کو فتویٰ گروں کی رضا چاہئے
اور ہم جی رہے ہیں خدا کے لئے
اپنی اپنی ہیں مجبوریاں کیا کریں
اپنے رستے الگ ، رہنما اور ہے
تم ہو آزر، ہمارا خدا اور ہے

(۲)

آدمی خود ہے محتاجِ ربّ الوریٰ
آدمی کیا کرے گا کسی کو عطا
مانگتا ہے جو انساں سے تخت و عصا
شاہ کیسا، گداؤں کا وہ ہے گدا
تُف ہے ان مسندوں پر جو ایسے ملیں
اپنی اپنی ہیں مجبوریاں کیا کریں
اپنے رستے الگ ، رہنما اور ہے
تم ہو آزر، ہمارا خدا اور ہے

(۳)

مصلحت اور سیاست کے سب پینترے
حاصل چشمِ افسوس میں ڈھل گئے
تم سے پہلے بھی کتنے یہاں آئے تھے
تم نے دیکھا نہیں کیسے رُسوا ہوئے
آرزوئیں اگر راہ پھر بھی نہ دیں
اپنی اپنی ہیں مجبوریاں کیا کریں
اپنے رستے الگ ، رہنما اور ہے
تم ہو آزر، ہمارا خدا اور ہے

(۴)

لاکھ دعوے کرو عدل مفقود ہے
سچ بھی پہلے کی مانند مردود ہے
تم ہو مسند نشیں تو پڑا فرق کیا
ظلم کی ہر ادا اب بھی محمود ہے
تم تماشائی ہو صرف ، اس کھیل میں
اپنی اپنی ہیں مجبوریاں کیا کریں
اپنے رستے الگ ، رہنما اور ہے
تم ہو آزر ، ہمارا خدا اور ہے

(۵)

تم ہو کیسے نگہباں کہ اپنا ہی گھر
کم نگاہی سے زیر و زبر کر دیا
تم چمن اپنے خوں سے تو کیا سینچتے
آندھیوں کے حوالے مگر کر دیا
پھر بھی ضد ہے اسے موسمِ گل کہیں
اپنی اپنی ہیں مجبوریاں کیا کریں
اپنے رستے الگ ، رہنما اور ہے
تم ہو آزر، ہمارا خدا اور ہے

(۶)

سُن نہ سُن تیری مرضی ہے لیکن جہاں
بیکسوں سے چھنے حقِ داد و فغاں
رات چلتی ہو پہلو میں دہشت لئے
نت نئی آفتوں سے ہوں دن بے اماں
چاہئے کہ خدا کے غضب سے ڈریں
اپنی اپنی ہیں مجبوریاں کیا کریں
اپنے رستے الگ ، رہنما اور ہے
تم ہو آزر، ہمارا خدا اور ہے

(۷)

حرف آخر یہی ، حرف اوّل یہی
آج کی طرح سب کچھ ہوا کل یہی
سامری کی یہی ریش و دستار تھی
اور نمرود و فرعون کے چھل یہی
تم نہ سمجھو اگر ہم روئیں کہ ہنسیں
اپنی اپنی ہیں مجبوریں کیا کریں
اپنے رستے الگ ، رہنما اور ہے
تم ہو آزر، ہمارا خدا اور ہے

(جمیل الرحمٰن۔ہالینڈ)

الوئے ویرہ / کنوار گندل

جدید طبی تحقیقات کے مطابق کنوار گندل میں بے شمار بیماریوں کی شفا میں مددگار ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہماری جرمن فرم کی طرف سے کنوار گندل اور شہد کو ملا کر حیرت انگیز دیسی دوا کو پیش کیا گیا ہے۔ اور شہد کے بارہ میں تو قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے بڑی شفا ہے (سورۃ النحل:۷۰)۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کے موقعہ پر ہمیں اس دوا کا جسے پیا بھی جا سکتا ہے اور لگایا بھی جا سکتا ہے تعارف کروانے کا موقعہ ملا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ نہ صرف پورے جرمنی بلکہ کینیڈا، انگلستان، بلجیم، فرانس، ہالینڈ وغیرہ سے ہمیں آرڈرز آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دوا سے کثیر تعداد میں احباب شفایاب ہوئے ہیں۔ ہم احمدی احباب کے ذریعہ پوری دنیا میں اس کا تعارف کروانا چاہتے ہیں۔ بفضل تعالیٰ ہمارے پاس اس فرم کی ایجنسی موجود ہے۔ تفصیلات کے لئے ہم سے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں:۔

Tahir Ahmad Zafar

In der Spitz 15 . 54516 Wittlich (Germany)

Phone:00(49)-6571-147775. Fax:06571-147776. Mobile: 0171-5301627

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جنوری و فروری ۲۰۰۲ء میں حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں ۱۱؍دسمبر ۱۹۹۸ء کے ''الفضل انٹرنیشنل'' کے اسی کالم میں بھی ایک مختصر مضمون اسی موضوع کے حوالہ سے شائع ہوچکا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''فطرتاً بعض طبائع کو بعض طبائع سے مناسبت ہوتی ہے۔ اسی طرح میری روح اور سید عبدالقادرؓ کی روح کو خمیر فطرت سے باہم ایک مناسبت ہے، جس پر کشوف صحیحہ صریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے۔''

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی تھے۔ ۱۰۷۷ء (۴۷۱ ہجری) میں مارس کے قصبہ جیلان کے سادات خاندان میں پیدا ہوئے جو خاندان علم اور نیکی میں مشہور تھا۔ آپؒ کے بچپن میں ہی آپؒ کے والد ابوصالح موسیٰ کی وفات ہوگئی۔ آپؒ کی والدہ سیدہ امّ الخیر فاطمہ بہت متقی تھیں۔ اُن کی روایت ہے کہ میرے بچے کو احترام شریعت کا لڑکپن میں ہی اتنا خیال ودیعت کیا گیا تھا کہ ماہ رمضان میں ہزار کوشش کے باوجود دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے۔ ایک سال ۲۹؍شعبان کو رؤیت ہلال کے متعلق لوگ تردّد میں تھے لیکن جب اس معصوم بچے نے اُس روز دودھ نہ پیا تو لوگوں کو یقین ہوگیا کہ آج یکم رمضان ہے۔

آپؒ پیدائشی ولی تھے۔ بچپن ہی سے کھیل کود کی جانب رغبت نہ تھی۔ ایک مرتبہ بتقاضہ طفلی ایک گائے کی دُم پکڑی تو آواز آئی: اے عبدالقادر! تم اس کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے۔

بچپن ہی سے آپؒ کو بہت احترام ملا۔ مکتب میں تشریف لاتے تو ساتھی بھی آپؒ کے لئے جگہ خالی کردیتے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں مزید تعلیم کیلئے بغداد کا رُخ کیا۔ سفر میں وہ مشہور واقعہ پیش آیا جب آپؒ نے اپنی ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ڈاکوؤں کو اُن چالیس دیناروں کے بارہ میں بتادیا جو آپؒ کے کپڑوں کی تہ میں سیتے ہوئے آپکی والدہ نے نصیحت کی تھی کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ چنانچہ جب ڈاکوؤں کے سردار نے پوچھا کہ تم نے کیوں اپنے مال کا پتہ بتادیا تو آپؒ نے فرمایا کہ مَیں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ والدہ کی نصیحت تھی کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا، مَیں جھوٹ کیوں بولتا۔ یہ سن کر وہ سردار روپڑا اور اپنے ساتھیوں سمیت آپؒ کے ہاتھ پر اپنے پیشے سے توبہ کرلی۔

بغداد پہنچ کر آپؒ نے فقہ، تفسیر اور حدیث کے علوم میں حد درجہ کمال حاصل کیا۔ تحصیل علم کے بعد آپؒ نے ۲۵ سال سخت ریاضت اور مجاہدوں میں گزارے اور سلوک کی وہ منازل طے کیں جس کے بعد یہ شعر کہا کہ مَیں باز اشہب کی طرح تمام مشائخ پر غالب ہوں، بتاؤ مردانِ خدا میں سے کون ہے جسے میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہو۔

پھر آپؒ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جس میں لوگ دُور دُور سے آتے۔ لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے یہ درس بغداد سے باہر عیدگاہ میں دیا جانے لگا۔ آپؒ کی آواز دُور دُور تک صاف سنائی دیتی جو کرامت خیال کی جاتی تھی۔ بڑے بڑے علماء اور صوفیا برملا آپؒ کی علمی اور روحانی فضیلت کا اعتراف کرتے۔ ایک بار آپؒ نے درس کے دوران اپنے روحانی مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے''۔

ولایت، مکاشفات و اسرار میں آپؒ کو کمال حاصل تھا۔ تواتر سے آپؒ سے خوارق ظہور پذیر ہوتے۔ آپؒ نے فرمایا تھا کہ پہلوں کے آفتاب ڈوب گئے لیکن ہمارا آفتاب بلندیوں کے آسمان پر کبھی غروب نہ ہوگا۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت علیؓ کے بعد اولیاء کرام اور اصحاب طرق کا سلسلہ چلتا رہا۔ اُن میں سب سے زیادہ قوی الاثر بزرگ جنہوں نے راہ جذب کو باحسن وجود طے کرکے اویسی کی اصل کی طرف رجوع کیا اور اس میں نہایت کامیابی سے قدم رکھا، وہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ذات گرامی ہے''۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- ''مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑہا روحیں ہوجاتی ہیں۔ اسی روحانی حسن کی بنا پر بعض نے سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات میں ...... شعر کہے ہیں اور ان کو نہایت درجہ حسین اور خوبصورت قرار دیا ہے۔''

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کی درس و تدریس و فتاویٰ کے علاوہ کئی تصانیف ہیں جن میں سے ''فتوح الغیب'' کا حضرت مسیح موعودؑ نے کئی مرتبہ ذکر فرمایا ہے۔ آپؒ نے ۱۱۶۶ء (۵۶۱ ہجری) میں وفات پائی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

ایک احمدی سرجن کا کارنامہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۴؍جنوری ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت اپنے ایک مختصر مضمون میں مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب نے ایک ایسے معجزہ کا ذکر کیا ہے جو ایڈمنٹن (کینیڈا) میں مقیم ایک احمدی سرجن ڈاکٹر کے ہاتھوں ظہور میں آیا۔

۲۴؍فروری ۲۰۰۱ء کو ایک تیرہ ماہ کی بچی رات کی سردی میں اپنے بستر سے نکلی اور کسی طرح باہر برف میں چلی گئی جہاں درجہ حرارت منفی ۲۴ تھا۔ جب ماں کی آنکھ کھلی تو وہ حالات کا اندازہ ہوتے ہی دیوانہ وار باہر بھاگی۔ بچی ایک برف کا تودہ بن چکی تھی کہ آکسیجن پہنچانا بھی مشکل تھا۔ ڈاکٹروں نے کوشش شروع کی تو دل میں ہلکی سی ارتعاش پیدا ہوئی۔ کچھ دیر میں زندگی عود کر آئی۔ پھر اس بچی کے معالج ڈاکٹر ندیم میاں (ایک پاکستانی احمدی) کی توجہ، علاج اور دعاؤں سے بچی صحت یاب ہوتی چلی گئی اور ایک ماہ کے علاج کے بعد معجزانہ طور پر صحت پاکر بچی اپنے گھر روانہ ہوئی۔

اس معجزہ کے بعد ڈاکٹر ندیم میاں کے کینیڈین، امریکن اور نیٹ ورکس پر انٹرویوز اور پریس کانفرنسیں ہوئیں۔ کینیڈین اخبارات ''ٹورانٹو سٹار'' ۱۲؍مارچ ۲۰۰۱ء، ''ریڈڈیئر'' ۱۷؍مارچ ۲۰۰۱ء اور ''آٹوواہ سٹیزن'' ۱۳؍مارچ ۲۰۰۱ء نے اس معجزہ کا ذکر کیا۔ امریکن اخبار ''ڈیزرٹ سن'' نے ایک پریس کانفرنس کی کوریج کی۔ آسٹریلیا کے ''سڈنی مارننگ ہیرلڈ'' نے تفصیلی رپورٹ شائع کی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

بلڈ پریشر اور شوگر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۱؍فروری ۲۰۰۲ء میں احمدیہ ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن ربوہ کے زیرانتظام ''بلڈپریشر اور شوگر'' کے موضوع پر ہونے والی علمی نشست کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔

اس پروگرام میں ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ شوگر ایک بیماری نہیں ہے بلکہ بیماریوں کا مجموعہ ہے اور اسے ''امّ الامراض'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جسم کے اعضاء پر اثر کرتی اور کوئی نہ کوئی پیچیدگی پیدا کرتی ہے، اگر کنٹرول بھی کرلی جائے تو بھی پیچیدگیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ جسم میں انسولین کی کمی ہے۔ انسولین خون میں شوگر کو کنٹرول کرکے اسے انسانی خلیوں میں بھیجتی ہے جس سے جسم میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ گلوکوز انسان کے لئے ہوا کے بعد ضروری ترین چیز ہے۔ شوگر کی علامات میں منہ کا خشک ہونا، انفیکشنز (خاص طور پر جلدی امراض) کا بار بار ہونا، وزن کی زیادتی یا کمی، بھوک پیاس کا زیادہ لگنا، پیشاب کا بار بار آنا، جسم میں کمزوری، عورتوں میں اسقاط حمل یا نومولود ابنارمل ہونا شامل ہیں۔ لیکن مریض کو علامات کے ظاہر ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنا طبی معائنہ ضرور کروانا چاہئے۔ نیز ہر چھ ماہ بعد آئی سپیشلسٹ سے رجوع کرنا چاہئے۔

اگر شوگر کا مریض کسی وجہ سے بے ہوش ہوجائے تو اُسے فوری طور پر انسولین یا شوگر کم کرنے کی دوا نہیں دینی چاہئے بلکہ اسے گلوکوز کی ضرورت ہوتی ہے۔ شوگر کی کمی اس کی زیادتی سے زیادہ خطرناک ہوا کرتی ہے۔

بلڈ پریشر کی بڑی وجہ خون کی نالیوں کا سخت ہونا اور اُن میں چکنائی کا جمع ہونا ہے۔ وٹامن ای، سی اور زیتون کے تیل کے استعمال سے نالیوں کی سختی میں کمی کی جاسکتی ہے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

ماہنامہ ''انصاراللہ'' جنوری ۲۰۰۲ء کی زینت مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی ایک نعت سے دو اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:-

کارگاہِ کُن فکاں کا راز میرا مصطفیٰ
ہر دو عالَم کا ہے گویا ناز میرا مصطفیٰ
ابتدائے حسن بھی ہے انتہائے حسن بھی
عشق کا انجام اور آغاز میرا مصطفیٰ

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۹؍جولائی ۲۰۰۲ء میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں قادیان سے باہر رہتے تھے۔ اُن کی والدہ قادیان میں سکونت پذیر تھیں۔ یہ بزرگ ہر ماہ اپنی تنخواہ کا ایک حصہ اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں حضرت میر صاحبؓ کے ذریعہ بھجواتے۔ ایک ماہ اُس بزرگ نے لکھا کہ اُن کے بچے بڑے ہوگئے ہیں اور اخراجات بڑھ گئے ہیں اس لئے وہ آئندہ ایک تہائی رقم کم بھجوایا کریں گے۔ حضرت میر صاحبؓ نے یہ اطلاع اُن کی والدہ کو نہیں دی اور اگرچہ آپؓ کی آمد اُن بزرگ کی آمد سے شاید دسواں حصہ بھی نہیں تھی لیکن ہر ماہ اس رقم کی کمی اپنی قلیل آمد سے پوری کرکے اُن کی والدہ محترمہ کو خاموشی سے دے آتے اور یہ سلسلہ اُن کی والدہ محترمہ کی وفات تک باقاعدگی سے جاری رہا۔

ایک بار مہمان خانہ قادیان میں ایک بیمار مہمان کے لئے ڈاکٹری ہدایت تھی کہ ایک دوا ہر دو گھنٹہ بعد دی جائے۔ حضرت میر صاحبؓ کی دن کی مصروفیات کا یہ عالم تھا کہ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے ان کے دن بھر کے کاموں کی رپورٹ سن کر کہا: ''اگر دن اڑتالیس گھنٹوں کا ہوجائے تو یہ کام ایک دن میں پورے ہوسکتے ہیں''۔ حضرت میر صاحبؓ نے بیمار مہمان کی خدمت کے لئے تین احباب مقرر فرمادیئے لیکن جب دوا دینے کا وقت آتا تو خود تشریف لے جاتے اور مریض کو دوا دیتے۔ ہر دو گھنٹہ بعد اپنے کوارٹر سے مہمان خانہ کا لمبا صحن چل کر جاتے۔ مہمان بار بار کہتے کہ آپؓ کو تکلیف کی ضرورت نہیں، یہ تین دوست کاہے کو ہیں۔ فرماتے: ٹھیک ہے، مگر یہ کام میرا ہے۔

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

08/11/2002 – 14/11/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 8th November 2002
08 Nabuwat 1381
03 Ramadhan 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01:00	Yassarnal Qur'an: Programme No. 41
01:30	Majlis-e-Irfan: Rec: 17.08.01 With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
02:10	MTA Sports: Kabadee tournament, Finals between Lahore and Faislabad.
03:10	Around the Globe: Documentary Topic: 'The great lakes shipwreck disaster'.
04:10	Spotlight: An Urdu speech on the topic of 'Hadhrat Hadhrat Musleh Maud (RA) Maud (ra) and service to humanity'.
05:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith
05:30	Let's talk about Ramadhan: A discussion in English. Part 1.
06:05	MTA News
06:25	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 356 Rec: 16.12.97
07:30	Saraiki service: Discussion on 'Seerat-un-Nabi'. Programme No. 4
08:20	Majlis-e-Irfaan: Rec: 17.08.01 ®
09:00	Quiz Programme: An Urdu quiz on the topic of 'The Philosophy of the teachings of Islam'.
09:25	Ta'aruf: Interview with Aseeran Rahe Maula (Prisoners).
10:05	Dars-e-Hadith
10:20	MTA Indonesian service.
11:20	Spotlight: ®
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News
13:00	Friday Sermon: From the Fazal Mosque, London by Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13:25	MTA Travel: Various sites along the River Thames. Part 1.
14:00	Mulaqaat: Sitting with Bengali guests.
15:05	Friday sermon: ®
15:30	Tilaawat.
15:40	Let's talk about Ramadhan.
16:05	French service: Production of MTA France.
17:05	German service: Presentation of MTA studios.
18:10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 356 ®
19:15	Arabic service: Various programmes in Arabic.
20:15	Yassarnal Qur'an: Correct Pronunciation by Qari Muhammad Ashiq Sahib. Programme No. 41
20:40	Majlis-e-Irfan: Rec: 17.08.01 ®
21:25	Friday sermon: ®
21:40	MTA Travel: ®
22:00	Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet.
22:15	Spotlight: ®
22:50	Homeopathy class: class No. 101 ®

Saturday 9th November 2002
09 Nabuwat 1381
04 Ramadhan 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00	Dars-ul-Qur'an: Recorded on 3rd January 1998. Programme no 2
02:30	Yassarnal Qur'an: programme No. 2 Correct pronunciation of the Holy Qur'an.
03:00	Urdu class: Session No. 481 with Hadhrat Khalifatul Masih IV.
04:15	Kehkashaan: A discussion in Urdu on the topic of fasting.
05:00	Tilaawat
05:05	Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
05:25	Seerat-un-Nabi: An Urdu discussion on the Life and Character of the Holy Prophet.
06:15	MTA News: In English, Urdu and Bengali.
06:35	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 357 Rec: 17.12.97
07:35	Mauritian Service: Topic on 'Ramadhan Mubarak'.
08:35	Q/A session: By Hadhrat Khalifatul Masih IV.
09:35	Indonesian service: Variety of programmes.
10:35	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Wadi-e-Shandoor
11:00	Dars-ul-Qur'an: Session no. 3 Recorded on 03.01.98
12:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
13:20	Urdu class: Session No. 481
14:35	Bangla Shomprochar: Variety of programmes
15:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith
16:00	Seerat-un-Nabi: ®
16:50	Mauritian Service: ®
17:45	German Service: Various Programmes.
18:50	Liqa Ma'al Arab: Session No. 357 ®
19:50	Arabic service: Various programmes in Arabic.
20:50	Yassarnal Qur'an: session No. 2
21:30	Dars-ul-Qur'an
23:00	Question and Answer Session: Held on 07.12.97

Sunday 10th November 2002
10 Nabuwat 1381
05 Ramadhan 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith , News.
01:00	Dars-ul-Qur'an: Session no.4 held on 04.01.98.
01:30	Q/A with Huzoor and Urdu speaking guests. Rec: 01.09.00
02:30	Children's Programme: Topic: 'The Holy Prophet Muhammad's (saw) treatment towards his servants'.
03:00	Friday Sermon: ®
04:00	Ta'aruf: An interview with Hafiz Saleh Muhammad.
04:30	Tilaawat, Dars-e-Hadith, Lets talk about Ramadhan.
05:20	Safar Hum Nay Kiya: A journey from Rabwah to Margazar in Pakistan.
06:05	MTA International News.
06:35	Liqaa Ma'al Arab session No. 358
07:35	Ta'aruf: ®
08:10	Tahrik-e-Ahmadiyyat: Programme No. 37
09:50	Indonesian Service: Various Items
11:00	Dars-ul-Qur'an: Session no 4 recorded on 04.01.98
12:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:30	Majlis-e-Irfaan: Session in Urdu
14:30	Bangla Shomprochar: Various items
15:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith, Let's talk about Ramadhan
16:30	Friday Sermon: ®
17:30	German Service: Various Items
18:35	Liqaa Ma'al Arab: Session No: 358 ®
19:40	Arabic Service: Various Items.
20:40	Q/A with Huzoor: Rec: 13.10.95 ®
21.40	Moshaa'irah: Poetry recital ®
23:10	Children's Programme: ®
23:40	Dars-e-Hadith

Monday 11th November 2002
11 Nabuwat 1381
06 Ramadhan 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00	Dars-ul-Qur'an: Session no. 5 Recorded on 05.01.98
02:30	Hikayate Shereen: Children's programme on the topic 'the first marriage of the Holy Prophet(saw)'.
02:45	Ramadhan and its Issues: An Urdu discussion presented by Zaheer Ahmad Khan.
03:25	Urdu Class: With Huzoor. Programme No. 482
04:30	Learning Chinese with Usman Chou.
05:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith, Seerat-un-Nabi.
06:10	MTA News in Urdu, English and Bengali
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Sitting with Arabic speaking guests. Rec: 23.12.97
07:30	Book reading by Usman Chou from 'Islam among other religions.'
08:10	Ramadhan and its Issues: ®
08:35	Q/A Session: Huzoor and English Speaking friends. Rec: 21.12.97
09:40	Indonesian Service: Various Items
10:40	Safar Ham Nay Kiyaa: A visit to 'Wadi Kaghan in Pakistan.'
11:00	Dars-ul-Qur'an: ®
12:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:20	Urdu Class: Lesson No.482 ®
14:30	Bangla Shomprochar: Various Items
15:30	Tilaawa, Dars-e-Hadith, Seerat-un-Nabi.
16:35	French Service: Various Items
17:35	German Service: Various Items
18:35	Liqa Ma'al Arab: Session No.359 ®
19:35	Arabic Service: Various Items
20:35	Hikayaat-e-Shereen: ®
20:50	Q/A Session: ®
21:50	Dars-ul-Qur'an: Session no. 5 Recorded on 05.01.98
23:20	Safar Ham Nay Kiyaa: visit to 'Wadi Kaghan in Pakistan.' ®

Tuesday 12th November 2002
12 Nabuwat 1381
07 Ramadhan 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00	Dars-ul-Qur'an: Session no 6 Recorded on 06.01.98.
02:30	Children's Corner: Teaching children the importance of Ramadhan.
03.05	Ilmi Khitabaat: Urdu speech on the topic of 'Fazeelat-e-Qur'an- The high status of the Holy Qur'an'.
04:00	Around The Globe: A documentary on Nasa and the Aeroplane, Part 1.
05:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith
05:30	Let's talk about Ramadhan.
06:05	MTA News
06:30	Liqa Ma'al Arab: Session No:360 Rec: 24.12.97
07:35	MTA Sports: Annual Sports Rally of Majlis Atfal-ul-Ahmadiyya.
08:25	Spotlight: An Urdu speech.
09:30	Indonesian Service: Various Items
10:30	Safar Hum Nay Kiya: A journey to Chitraal.
11:00	Dars-ul-Qur'an: Session No. 6 Recorded on 06.01.98
12:40	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:30	Q/A Session with Huzoor and English speaking friends.
14:30	Bangla Shomprochar: Various Items.
15:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith, Let's talk about Ramadhan.
16:30	French service: Learning French Session No. 33
17:30	German Service: Various Items.
18:35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.360 ®
19:40	Arabic Service: Various Items.
20:45	Children's Corner: ®
21:30	Dars-ul-Qur'an: ®
22:55	From The Archives: Friday Sermon. Rec: 28.04.88

Wednesday 13th November 2002
13 Nabuwat 1381
08 Ramadhan 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00	Dars-ul-Qur'an: Rec on 07.01.98.
02:30	Guldastah: Children's programme No. 60
02:55	Urdu Class: With Huzoor Class No. 483.
04:00	Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 34.
04:30	Safar Hum Nay Kiya: The journey from Rabwah to Mian Dun.
05:00	Tilaawat
05:05	Seerat-un-Nabi: Discussion no. 33
06:00	MTA News
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 361
07:35	Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet(saw).
08:30	Reply To Allegations: By Huzoor. ®
09:35	Indonesian Service: Various Items.
10:35	Safar Hum Nay Kiya: ®
11:05	Dars-ul-Qur'an: ®
12:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:25	Urdu Class: With Huzoor. ®
14:30	Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:35	Tilaawat, Seerat-un-Nabi
16:30	Rencontre Avec Les Francophones: Rec: 21.08.00
17:30	German Service: Various Items.
18:35	Liqaa Ma'al Arab: Prog No.361 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
19:40	Arabic Service: Various Items.
20:40	From The Archives: F/S Rec: 22.04.98
21:40	Dars-ul-Qur'an: ®
23:00	Hamaari Kaa'enaat: ®
23:30	Safar Hum Nay Kiya: ®

Thursday 14th November 2002
14 Nabuwat 1381
09 Ramadhan 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
01:00	Dars-ul-Qur'an: An in depth explanation of the Qur'anic verses. Session No. 8. Rec: 08.01.98.
02:25	Waaqifeen-e-Nau: An educational and entertaining programme for children.
03.00	Canadian Horizon: Class No. 46
04:00	Al Maa'idah: Cookery Programme.
04:30	Tilaawat, Dars-e-Hadith, Let's talk about Ramadhan.
05:20	MTA Travel: The Everglades in America
05:35	Spotlight: An Urdu Speech.
06:00	MTA News
06:30	Liqa Ma'al Arab: Session No.364 With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07:35	Sindhi Service: Discussion on Khatm-e-Nabuwat.
08:30	Q/A Session: With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec: 23.10.94
09:30	Indonesian Service: Various items.
10:30	MTA Travel: ®
11:00	Dars-ul-Qur'an: Session No. 8 ®
12:35	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
13:30	Q/A Session: Rec: 23.10.94. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
14:30	Bangla Shomprochar: Various Programmes.
15:30	Tilaawat, Dars-e-Hadith, Let's talk about Ramadhan.
16:30	French Service: Various items.
17:30	German Service: Various items.
18:30	Liqa Ma'al Arab: With Hadhrat Khalifatul Masih IV. ®
19:35	Arabic Service: Daily items.
20:35	Al Maa'idah: Cookery programme.
21:05	Spotlight: Speech on 'Hadhrat Masih Maud's (as) efforts for the Jama'at'.
21:30	Dars-ul-Qur'an: ®
22.45	MTA Travel: ®
23.00	Q&A Session: Rec:23.10.94

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, November 08, 2002 Issue No. 45

مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کے
پندرھویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

رپورٹ: منصور احمد۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ فرانس

اس سہ روزہ اجتماع منعقدہ ۵،۶،۷؍جولائی ۲۰۰۲ء کا آغاز جمعۃ المبارک کی نماز سے ہوا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد احباب نے حضور ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب سنا۔ جس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی، محترم صوفی مبشر احمد صاحب نائب امیر جماعت فرانس نے فرانس کا پرچم لہرایا اور محترم فہیم احمد نیاز صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے لوائے خدام الاحمدیہ فضا میں بلند کیا۔

افتتاحی اجلاس

اس بابرکت اجتماع کا پہلا اجلاس مکرم نائب امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ خدام کو خوش آمدید کہنے کے بعد ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان ایام کو عام دنوں کی طرح نہ گزاریں بلکہ یہ ایام زیادہ سے زیادہ ذکرِ الٰہی میں گزاریں اور پیارے امام ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔

آپ نے کہا کہ جب بھی کوئی جماعتی کام کریں یا کسی جماعتی پروگرام میں شمولیت کریں تو محض خدا کی خاطر کریں۔ ہم خوش نصیب ہیں جو اس دور سے گزر رہے ہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے بزرگوں نے اس زمانہ کے لئے دعائیں مانگی تھیں۔ آپ خلیفہ وقت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں۔ حضور پُرنور کے خطبات اور سوال وجواب کی مجالس زیادہ سے زیادہ سنیں تاکہ آپ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔

علمی وورزشی مقابلہ جات

افتتاحی اجلاس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، حفظ، قرآن، اذان، نظم، اردو اور فرنچ میں تقاریر نیز پیغام رسانی کے مقابلہ جات شامل تھے۔ علاوہ ازیں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ایک کوئز پروگرام ہوا جسے بہت پسند کیا گیا۔

خدام کے ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ ۱۰۰ میٹر، ۱۵۰۰ میٹر، لمبی چھلانگ، گولہ پھینکنا، رسہ کشی، کلائی پکڑنا اور فٹ بال کے مقابلہ جات شامل تھے۔ خدام نے بڑے جوش اور انہماک سے ان مقابلوں میں حصہ لیا۔ فٹ بال کا فائنل میچ قابل دید تھا۔ ہفتے کی رات کو باربی کیو کی پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس سے تمام خدام بہت لطف اندوز ہوئے۔

تبلیغی نشست

اجتماع کے دوران ایک تبلیغی نشست بھی ہوئی جو کم وبیش دو گھنٹے جاری رہی۔ محترم امیر صاحب نے سوالات کے بڑے مدلل اور اثر انگیز جوابات دیئے۔ مہمانوں نے اس نشست میں شمولیت کے بعد بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کا اختتامی اجلاس اتوار کے روز ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خطاب کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ کارکردگی کا مختصر جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ ہمارا اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ نیز حضرت مصلح موعودؓ کا وہ اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپؓ فرماتے ہیں کہ تم یہ سمجھو کہ ہم جو خدام احمدیت ہیں ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے۔ تب بے شک تم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی طاقت ملے گی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنی قوم کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بیکسوں کی تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہیں۔ آخر میں انہوں نے محترم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ نیز حسنِ کارکردگی پر چند خدام کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔

امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں مجلس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کو سراہا اور مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ خدام کو چاہئے کہ تبلیغ کے جہاد کی طرف بھی بھرپور توجہ کریں اور دعا اور استقامت سے کام لیں۔ اور اپنی ترجیحات میں جماعتی کاموں کو شامل کریں۔ آخر پر امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی صحت سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خدام کو خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک کی اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

پاکستان میں ہونے والے انتخابات ۲۰۰۲ء

ضیاء الحق دور میں مخلوط انتخابات کے طے شدہ جاری طریق کو بدل کر جداگانہ انتخاب کو رائج کیا گیا۔ یہ ایک نامنصفانہ فیصلہ تھا اور اس کا حاصل قوم میں تفریق اور اقلیتوں کی حق تلفی تھی۔ اسی سبب ملک کے تمام باشعور شہری اور حقوق انسانی کے علمبردار گاہے بگاہے اس کی درستگی کے لئے آواز اٹھاتے رہے۔ تاہم درمیانے عرصہ کی تمام جمہوری حکومتوں نے اپنے ذاتی مفادات کو ترجیح دی اور اس معاملہ پر چپ سادھ کر اس ناانصافی کو روا رکھا۔

بعد گیارہ ستمبر کے بدلے ہوئے حالات میں جب موجودہ حکومت کو بحالت مجبوری مذہبی انتہا پسندوں سے ظاہرا طور پر ناطہ توڑنا پڑا تو اور اقدامات کے ساتھ بیرونی دباؤ کے تحت جداگانہ طریق انتخاب کو ردّ کر کے حکومت نے آئندہ انتخابات کو مخلوط طریق پر کرنے کا اعلان کیا۔

ملک کے ہمدرد تمام افراد نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا۔ تاہم دین کے نام پر سیاست کرنے والے چند جتھوں نے اس تبدیلی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا کیونکہ اُن کے خیال میں اس سے احمدیوں کے حقوق کی بحالی کا امکان تھا۔ گو جنرل مشرف صاحب بارہا اس عزم کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ وہ مذہبی انتہا پسندوں کی ایک چھوٹی سی اقلیت کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ساری قوم کو یرغمال بنائے رکھے۔ لیکن عملاً انہوں نے خود اس معمولی شور شرابہ کے سامنے بڑی جلدی سر تسلیم خم کر لیا اور ۱۷؍جون ۲۰۰۲ء کو ایک ترمیمی آرڈر کے ذریعہ عام انتخابات کے بارے میں اپنے حکم نمبر ۷ میں ترمیم کر کے دو دفعات ۷بی اور ۷سی کا اضافہ کر دیا۔

ان دفعات میں کہا گیا کہ احمدیوں کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور یہ کہ ووٹر لسٹ میں درج کسی بھی نام پر اگر اعتراض کیا جائے کہ وہ مسلمان نہیں تو اُسے اُس حلف نامہ پر دستخط کرنا ہوں گے جو اس غرض کے لئے مقرر ہے ورگرنہ اس کا نام ایک دوسری لسٹ میں بطور غیر مسلم درج کر دیا جائے۔ قانون میں اس تبدیلی کے نتیجہ میں اب یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے کہ ملک کے تمام مسلمان، ہندو، عیسائی، سکھ، پارسی وغیرہ ووٹرز کے نام ساتھ ساتھ ایک جنرل لسٹ میں درج ہیں اور ایک سپلیمنٹری غیر مسلم لسٹ میں صرف احمدیوں کے نام ہیں۔

یہ ایک مضحکہ خیز صورت حال ہے جس کے خلاف ملک کے کئی اہل الرائے اصحاب نے آواز اٹھائی ہے۔ انگریزی روزنامہ ڈان نے ایک اداریہ میں حکومت کو اصلاحِ حال کے لئے توجہ دلائی ہے۔ پاکستان ہیومین رائٹس کمیشن نے لاہور میں ۱۰؍ستمبر کو اپنے ایک اجلاس میں اس کا نوٹس لیا ہے اور ایک صحافی شاہد اورکزئی نے سپریم کورٹ میں اس ترمیم کو ہٹانے کے لئے رٹ دائر کر رکھی ہے۔ لیکن یہ سب سننے والا تاحال کوئی نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کے ایک ترجمان نے بجا طور پر اپنے ردّعمل کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ کو انتخابی عمل سے علیحدہ کر لیا ہے اور یوں گزشتہ دو دہائیوں میں ہونے والے پانچ انتخابات کی طرح اس بار بھی احمدی وطن عزیز میں ووٹ کے حق سے محروم رہیں گے۔

۱۹۷۴ء میں احمدیوں کے خلاف قانون سازی کے بعد ملک میں پانچ بار عام انتخابات ہوئے ہیں۔ ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۹۳ء اور ۱۹۹۷ء میں بننے والی یہ سب اسمبلیاں احمدیوں کی شرکت کے بغیر تھیں اور یہ سب اپنی میعاد پوری کرنے سے پہلے ختم ہوئیں۔ وقت ہی بتائے گا کہ یہ تقدیر اب کس حد تک بدلتی ہے۔ ہم تو ہمیشہ اس امر کے لئے دعاگو ہیں کہ گلشن کا کاروبار خوب سے خوب تر چلے اور بالآخر حق وانصاف کا چلن ہو۔ اللہ کرے۔

(بشکریہ: المصلح کراچی۔ یکم اکتوبر ۲۰۰۲ء)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔